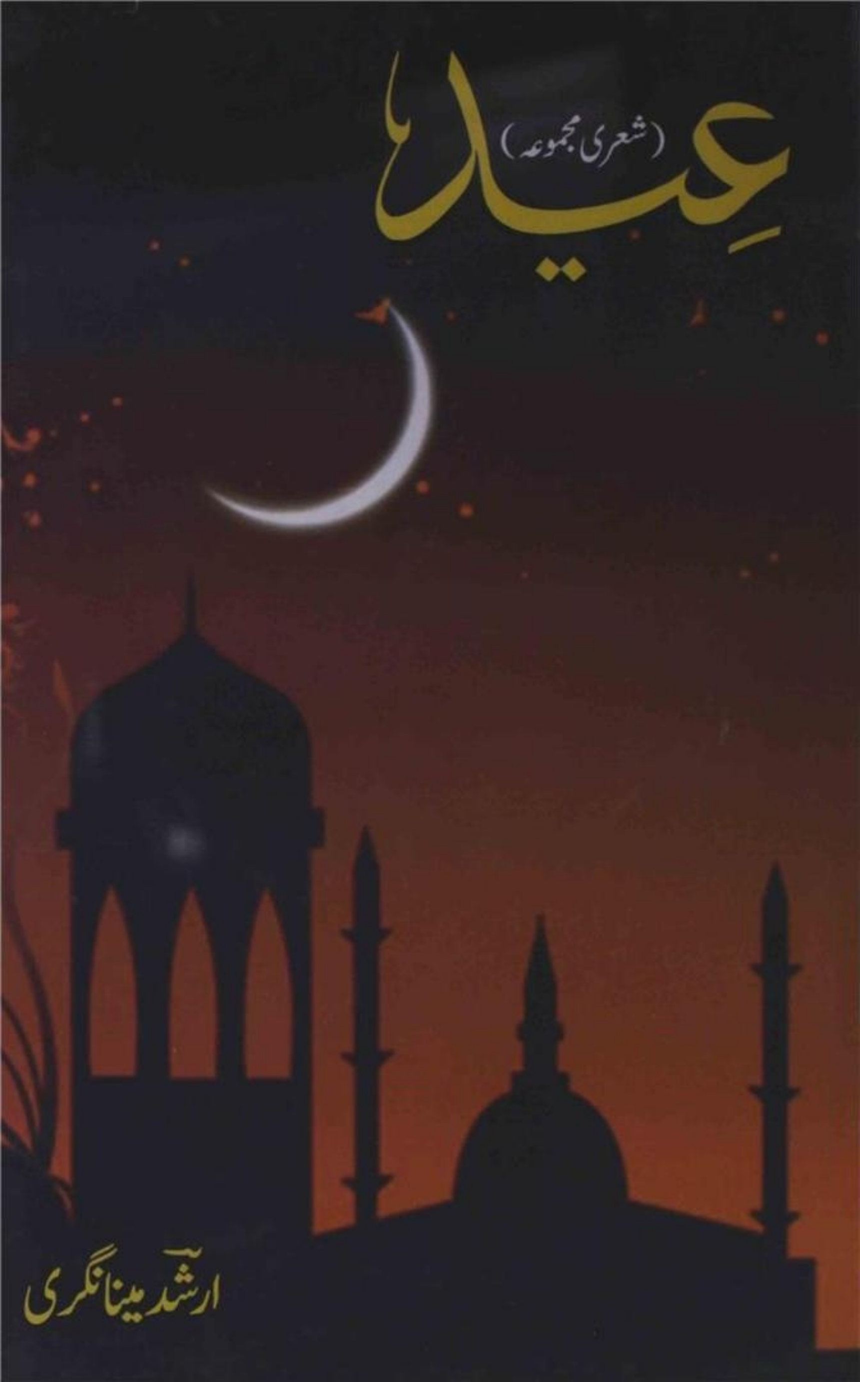

عِید

(شعری مجموعہ)

ارشد مینا نگری

مضامین کے اقتباسات

''عید'' پر بیشتر اردو شاعروں نے طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن مکمل کتاب کسی ایک شاعر کی نہیں ملتی۔ ارشد مینانگری نے نظم، غزل، رباعی، قطعہ، دوہا، ثلاثی، سانیٹ اور پہیلی جیسی اصناف سخن میں عید کو نیا تناظر بخشا ہے۔ نیا منظر نامہ عطا کیا ہے۔ ان میں سماجی اور مذہبی آگاہی، وجدانی، جبلی اور نفسیاتی تجربات ہیں اور تخلیقی کردار بھی ہے۔ (ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی، بہار)

ارشد مینانگری نے بکمال حزم و احتیاط ثابت کر دیا کہ وہ نہ صرف ان اصناف شاعری کو برتنے کا ہنر جانتے ہیں بلکہ شعر و ادب میں نوزائیدہ اصناف جیسے کہ ثلاثی بھی کہنے پر قادر ہیں۔ ایک ایک شعر پڑھیے اور شاعر کو داد دیجیے۔ (مرحوم یوسف ناظم، ممبئی)

ارشد مینانگری بلاشبہ اردو بولنے والے سیدھے سچے مسلمان ہیں۔ وہ مخصوص و محدود تہذیبی اور مذہبی حصاروں کے قیدی نہیں ہیں۔ وہ اردو کے ایسے اچھے شاعر ہیں جو تمام دنیا کی آہٹوں سے باخبر ہیں۔ اور سچے ہندوستانی ہیں۔ (ڈاکٹر بشیر بدر، بھوپال)

ایک موضوع کو وسیع تر تناظر میں دیکھنا اور اس طرح برتنا کہ تخلیق سے قوس و قزح کے رنگ پھوٹ پڑیں کوئی آسان کام نہیں ہے۔ (ظفر گورکھپوری)

ارشد مینانگری پہلے استاد ہیں پھر شاعر، یعنی استاد شاعر۔ خوش فکر، خوش آواز، یہ کتاب ان کی منزل نہیں پڑاؤ ہے۔ ان کے کئی علمی ادبی کارناموں کا قارئین کو انتظار ہے۔ (ڈاکٹر قاسم امام، ممبئی)

ارشد مینانگری صاحب ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر ہیں۔ موصوف کا نام بچوں کے منظوم ادب میں بھی خصوصیت کا حامل ہے۔ ان کی بچوں سے دلچسپی ہماری زبان کے ادب اطفال کے لئے نیک فال ہے۔ (عادل اسیر، دہلی)

ارشد نے اپنی غزلوں میں دھڑکن کی آواز سے کام لیا ہے۔ اپنی غزلوں کو نئے عہد کے تقاضوں سے اس طرح ہم آہنگ کیا ہے کہ نیا رنگ ابھر آیا ہے۔ انھوں نے غزل کی ایک نئی فضا مرتب کی ہے۔ (انجم انصاری، ممبئی)

ارشد مینانگری نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ انھوں نے مشاعروں کے اسٹیج سے بھی زبردست خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ اور ایک خاص بات قابل بیان ہے آپ اردو کے علاوہ ہندی اور مراٹھی زبانوں میں بھی شاعری کرتے ہیں اکثر انعامی مقابلوں میں اوّل انعامات سے نوازے گئے ہیں۔ اپنے فن کا لوہا عوام و سخن شناسوں سے منوالیا ہے۔ (مرحوم احمد نسیم میناگری)

مجھے اس منفرد شعری مجموعے کی مقبولیت کا پورا یقین ہے اور خدا کرے یہ یقین سچ ثابت ہو۔ (بشر نواز، اورنگ آباد)

'ماں' کے بعد عید کے خاص موضوع پر ان کی کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ علم و ادب کی دنیا میں یہ مختلف رنگ و آہنگ کا شعری مجموعہ ایک گرانقدر اضافہ ہوگا اور ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔ (ابراہیم اشک، ممبئی)

اس مجموعے کی ساری تخلیقات ایک موضوع پر ہوتے ہوئے بھی مختلف موڑ اور اظہار کے الگ الگ طریقوں کو نمایاں کرتی ہیں۔ اس میں غزلوں کا آہنگ ہے۔ گیتوں کا رنگ ہے۔ دوہوں کا انگ ہے۔ ثلاثیوں کا ڈھنگ ہے۔ قطعات اور عنوانات کا سنگ بھی ہے۔ (احمد وصی لکھنوی)

اردو دنیا کے لئے ارشد میناگری کا نام محتاج تعارف نہیں ہے۔ وہ مہاراشٹر کے ایک مقبول و محبوب شاعر ہیں۔ ان کی شہرت ادبی رسائل کی مرہون منت نہیں ہے۔ بلکہ وہ مشاعروں کے کامیاب ترین شاعر کی حیثیت سے سارے ملک میں مانے جاتے ہیں۔ ارشد میناگری ملک کے اہم کل ہند مشاعروں میں مدعو کئے جاتے ہیں۔ وہ جس مشاعرے میں شرکت کرتے ہیں سامعین کا دل جیت لیتے ہیں۔ تحت اللفظ اور ترنم بھی دل آویز ہے۔ پڑھنے کا انداز منفرد ہے۔ وہ شعر پڑھتے ہیں تو سراپا شعر ہو جاتے ہیں۔ شعر کی معنوی تقاضوں کے مطابق اسٹیج پر حرکات کرتے ہیں۔ ان حرکات سے اسٹیج لرز اٹھتا ہے۔ کم از کم آدھا گھنٹہ تک سامعین ڈائس چھوڑنے نہیں دیتے۔ فرمائش پر فرمائش چلتی ہے۔ شہ نشین شعراء کی بے چینی قابل دید ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ میں نے مشاعرہ پڑھا ہے۔ چشم دید گواہ ہوں۔ (ڈاکٹر فہیم احمد صدیقی، ناندیڑ)

ارشدؔ مینا نگری کی شاعری میں عید

ارشدؔ مینا نگری اختراعی ذہن کے مالک ہیں۔ عصری آگہی اور اقتضائے عصر کو آئینہ دکھانے کا ہنر انھیں معلوم ہے۔ وہ تہذیب وفن کو اشعار کے ذریعہ نئے افق دینا چاہتے ہیں اور ادب کی پامال فضا سے نکل کر زندگی کی ہر سطح پر نئے تجربے کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہیں کہ وقت کے بدلتے تیور سے ان کی پہچان نمایاں ہوئی ہے۔

''عید'' پر بیشتر اردو شاعروں نے طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن مکمل کتاب کسی ایک شاعر کی نہیں ملتی۔ ارشدؔ مینا نگری نے نظم، غزل، رباعی، قطعہ، دوہا، ثلاثی، سانیٹ اور پہیلی جیسی اصنافِ سخن میں عید کو نیا تناظر بخشا ہے۔ نیا منظر نامہ عطا کیا ہے۔ ان میں سماجی اور مذہبی آگاہی، وجدانی، جبلی اور نفسیاتی تجربات ہیں اور تخلیقی کردار بھی ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں عید کے معنی بار بار آنے کے ہیں۔ یہ لفظ عود سے مشتق ہے جس کے معنی واپس آنے کے ہیں۔ عید کے ساتھ لفظ فطر جڑا ہوا ہے جس کے معنی شروع کرنے کے ہیں۔ اسی سے فطرہ ماخوذ ہے۔ اس کے معنی شرکت کے ہیں اس کا اطلاق افطار یا روزہ کھولنے پر ہوتا ہے۔ گویا روزہ کھولنے والا فطرت کے ایک تقاضہ کو پورا کر کے اپنی فطری حالت کی طرف لوٹتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس عید کو عید الفطر کہا جاتا ہے۔ یہ ماہِ رمضان المبارک کے اختتام پر پہلی شوال کو منائی جاتی ہے۔ جو ماہِ رمضان میں فریضۂ روزہ کی ادائیگی کی تکمیل میں ہوتی ہے۔

خدا کی عبادت کے ساتھ مخلوق کی خدمت کرنا، ان کی خاطر داری کرنا، ان کی خیر خواہی اور بہبودی چاہنا دین کا اہم حصہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کے ساتھ رحم دلی اور مشفقت کا سبق دیا اور اقتصادی تنگی سے بھی نجات دلانے کا سامان کر دیا۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کی آبادی پچاس کروڑ ہے۔ اگر ہر شخص ایک روپیہ فطرانہ عید کے موقعے پر دے تو پچاس کروڑ روپے نہایت آسانی سے جمع ہو سکتے ہیں جن سے اسکول، کالج کھل سکتے ہیں، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم ہو سکتے ہیں اور رفاہ عام کے ادارے بن سکتے ہیں۔ عید کے معنی بار بار آنا ہے۔ عید کی یہ

قطعات

❋

نظروں سے بکھرنے لگی ضوبار کہکشاں
چہروں سے نکھرنے لگا خوش رنگ گلستاں
بچے ، جوان و پیر مہکنے لگے سبھی
یہ عید کا سماں ہے کہ گلزار کا سماں

❋

نظروں میں اندھیرے گہرائے
مایوسی کے بادل چھائے
ٹوٹا یوں انتظار ہرا
عید آئی مگر تم نا آئے

❋

ہر سمت نظارے بھی یوں پرکیف ہو گئے
نظریں تو منہمک تھیں مگر دل بھی کھو گئے
ہر لمحہ حسنِ عید کے کھلتے ہوئے صدف
نظروں کے تار تار میں موتی پرو گئے

❋

سانسوں میں بکھری سرگم سی
جلووں پر برسی شبنم سی
ہر لمحہ لطافت ، عید تیری
محسوس ہوئی ہے ریشم سی

قطعات

❋

مہکے ہے آنگن آنگن عید
لپٹے ہے دامن دامن عید
کیا پیارا ہے برتاؤ تیرا
دھڑکے ہے دھڑکن دھڑکن عید

❋

غم کے حالات تو سنانے دے
غم کے شعلے ذرا بجھانے دے
عید کے دن تو ہو جدا مجھ سے
غم ، مجھے عید تو منانے دے

❋

سانسوں کو ترنم بیز کرے
جلووں کو تکلم خیز کرے
اے عید ، تری جلوہ باری
اشکوں کو تبسم ریز کرے

❋

کیفیت درد کی شدید رہی
روبرو بے کلی کی دید رہی
لاکھ غم عید میں ہوئے حائل
ہاں مگر پھر بھی عید ، عید رہی

قطعات

❋

دل لگی اور دلبری ہے عید
شادمانی کی دلکشی ہے عید
اس کا ہر پہلو لطف دیتا ہے
کیا تغزل کی شاعری ہے عید؟

❋

عید دلدار ، غم نصیبوں کی
عید ہے کرب کے حبیبوں کی
یہ ملا دیتی ہے امیروں سے
عید غم خوار ہے غریبوں کی

❋

خارزاروں میں گل کھلائے عید
صحرا صحرا چمن بنائے عید
ظرف ہے اس کا کس قدر اعلیٰ
غمزدوں میں خوشی لٹائے عید

❋

دل کی دلکش دید ہے
ہر نظر خورشید ہے
جلوہ گر ، نیرنگیاں
کیا عجوبہ عید ہے

قطعات

خشک، صحرائی فضا سی ہی رہی
پیاسی امید تھی پیاسی ہی رہی
جانے کیا غم ہے کئی چہروں پر
عید کے دن بھی اداسی ہی رہی

خود کی نگارش عید نہیں
خود کی خواہش عید نہیں
اوروں کا بھی درد سمجھ
خود کی نمائش عید نہیں

عید نظاروں کا سنگم
عید اشاروں کا سنگم
عید کی شادابی اپنا
عید بہاروں کا سنگم

خود ہی خود سے مل پہلے
پژمردہ ہے کِھل پہلے
اوروں سے پھر ملنا عید
اپنے آپ سے مل پہلے

قطعات

اکرام نفاست کا
انعام ریاضت کا
ہے عید تو سر تا سر
پیغام محبت کا

شعلوں پر ساون عید
صحرا میں گلشن عید
اسراف نہ کر ورنہ
بن جائے گی الجھن عید

خوابوں کی کلی ہے عید
رنگوں میں ڈھلی ہے عید
ہر دل اس کا شیدا
دل سے بھی بھلی ہے عید

مل کے بکھرنا عید نہیں
حد سے گزرنا عید نہیں
عید محبت کا مظہر
بننا سنورنا عید نہیں

قطعات

❋

دل سے نکھر جانا ہے عید
دل میں بکھر جانا ہے عید
ہنستے ہنستے نظروں سے
دل میں اتر جانا ہے عید

❋

پاوَنتا کا گیت ہے عید
کوملتا کی میت ہے عید
ملو ملاؤ پریم سے
سجنتا کی ریت ہے عید

❋

نہ تو عیش و عشرت عید
نا ہی مال و دولت عید
کر اظہار محبت کا
ارشدؔ صرف محبت عید

❋

عید کی طرح اپنا چلن تو بنا
عید خود تجھ پہ کھلنے کو آ جائے گی
عید ملنے کا پہلے تُو من تو بنا
عید خود تجھ سے ملنے کو آ جائے گی

قطعات

چشم احساس کو رخ دکھاوے ذرا
دل میں بیتاب ہے دید کی آرزو
آج رسمِ طرب اور موقعہ بھی ہے
رکھ لے آکے صنم، عید کی آبرو

دل چرا کر، گزرنا نظر پھیر کے
جانِ من، اس قدر بے رخی بھی ہے کیا
کچھ تو اخلاص کی رسم کا پاس رکھ
لوٹ جانا مگر عید ملنے تو آ۔

ملو، ملاؤ، جھومو، گاؤ، عیش کرو
دل سے لپٹ کے رونا رلانا عید نہیں
سب سے ہنس کر ملنے کو کہتے ہیں عید
تنہا تنہا عید منانا عید نہیں

ذکر کا اس میں کوئی دخل نہیں
عید پاکیزہ فکر کا پیکر
صرف اخلاص کا بیان نہیں
عید عملی خلوص کا مظہر

قطعات

❁

امیدوں کے لٹنے سے
تیغ سی دل پہ چل جاتی
تو نہ آتی تو جانم
عید بھی غم میں ڈھل جاتی

❁

دھڑکن ہر دھڑکن مضطر
سانسوں میں ہے بیتابی
عید پہ دلبر آ جاؤ
آنکھوں میں ہے بیخوابی

❁

عید مقدس موقعہ ہے
کر لو کر لو کر لو پیار
عید کی رنگ رلیوں کے ساتھ
کاسۂ دل میں بھر لو پیار

❁

خوشیوں کی نیرنگی سے
سب کے روشن خواب ہوئے
عید کا موسم کیا کہیے
کانٹے بھی شاداب ہوئے

قطعات

❋

سب کے چہرے گل افشا
سب کا دل بھی روشن ہے
حسنِ بہارِ عید ، خوشا
سب کا سراپا، گلشن ہے

❋

نظروں سے دل میں اترے
کیا دلدار ، جمالِ عید
پتھر دل بھی موم ہوئے
زندہ باد کمالِ عید

❋

مستی ، کیف ، سرور ، نشہ
روپ رنگ سرشار ہوئے
عید کی گل افشانی سے
آئینے گلزار ہوئے

❋

بن کے گل ، خاروں کو بھی
دینے خوشی کے پھول گئے
عید کی خاطر دشمن بھی
شکوے گلے سب بھول گئے

قطعات

یوں ہی ملنا جلنا بھی
دل کا رشتہ بن جائے
عید کا مقصد ہے ارشدؔ
غیر بھی اپنا بن جائے

اپنے پن کو اپنا لے
یونہی اپنے پن سے کیا
ملنا ہے تو دل سے مل
رسماً عید ملن سے کیا

موسم بھی خوش رنگ ہے آج
غنچے جیسا کھل دل سے
یونہی روز تو ملتا ہے
عید کے دن تو مل دل سے

تپتے یگ کی گرمی میں
شیتل موسم لاتی ہے
عید جھلتے دکھیوں پر
سکھ ساون برساتی ہے

آمدنی بھی بار بار آتی رہے گی اور بار بار کار آمد ثابت ہوتی رہے گی۔
عید کا دن مسرت اور فخر کے اظہار کا ہے جو دنیا کے ہر ملک، ہر شہر اور ہر قریہ میں نئے ملبوسات، میلوں ٹھیلوں اور گوناگوں تقریبات کے رنگ میں منایا جاتا ہے۔ ارشد مینا نگری نے اسے اس طرح بیان کیا ہے۔

چہک لہک ہے چار سو　　خوشی بسی ہے کو بکو
مسرتوں کے رو برو　　ملال ، شرمسار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے
یہ بچہ بچہ پھول سا　　یہ عورتیں پری نما
بزرگ مثل آئینہ　　شباب آشکار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

(عید کی جلوہ باریاں)

اس تیوہار میں زکوٰۃ، خیرات، صدقات، عطیہ جات، ضرورت مندوں، غریبوں، مسکینوں، بیماروں، محتاجوں، اہل غرض لوگوں کی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ لائق توجہ غریب رشتہ داروں، بڑے بوڑھوں، بیوگان، یتامیٰ کی خدمت، مالی اعانت اور حتی المقدور راحت رسانی و نیز تمام امورِ صالحہ و اعمالِ خیر کے سلسلے میں پوری سنجیدگی، ایمانی خلوص اور جذبۂ حصولِ رضائے الٰہی و محبوبِ پروردگار میں منہمک نظر آتا ہے۔ ہر دردمند صاحب خیر، دل کی گہرائی سے چاہتا ہے کہ اس کی سخاوت وکاوش مقبول ہو۔
ارشد مینا نگری نے نظم ''عید کی جلوہ باریاں'' میں اس پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ رشتہ قائم کرنے اور نبھانے میں فکری بلندی دیکھئے۔

فقیر خوش بیاں ہوئے　　امیر سب عیاں ہوئے
اسیر شادماں ہوئے　　خلوص ہمکنار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

قطعات

پریم بھاؤ یوں مست ہوا
جھومی پریم پرستی بھی
عید سے شرماتی ہو گی
مستانوں کی مستی بھی

لپکے نظر کیا دل جھومے
راحت کا وہ نغمہ عید
نفرت سے بھی پیار کرے
الفت کا سرچشمہ عید

ہر سو ، لمحہ لمحہ عید
پریم کی ریت کا درشن ہے
جس پہلو سے بھی دیکھو
عید پریم کا درپن ہے

دل ہے عید کی رعنائی
دل کی پناہوں میں آ جا
غم سے خوفزدہ ہے کیوں
عید کی باہوں میں آ جا

قطعات

❋

دکھ بھی سکھ بن جائے گا
دکھیوں کی ہمدم ہے عید
زخموں پر آنسو نہ بہا
زخموں کا مرہم ہے عید

❋

دور کرے غم کی ظلمت
خوشیوں کی تنویر ہے عید
دل ہے مرکز خوابوں کا
خوابوں کی تعبیر ہے عید

❋

بغض وحسد، کپٹ اور چھل
ہر لعنت ٹھکرائے عید
بیتابی ، بے خوابی کیا
ہر الجھن ، سلجھائے عید

❋

چھوڑ نراشا کا دامن
بھر لے آشا کی گاگر
صحرا بھی سیراب کرے
عید محبت کا ساگر

ثلاثیاں

○

دل کی نظر سے تانک ذرا
زخموں کے گلزار کھلے
عید کے دل میں جھانک ذرا

○

بچوں سی کھل جائے عید
بچہ بن کر بچوں میں
بچوں سی مسکائے عید

○

نظروں سے دل کھولے عید
دلبر ، دل کش رنگوں میں
چپ رہ کر بھی بولے عید

○

○

ہر دل کا احساس ہے عید
مالک ہو یا ہو نوکر
ہر دل کی عکاس ہے عید

○

فرحت افزا ناز ہے عید
امن وسکوں سے جینے کا
متوالا ، انداز ہے عید

ثلاثیاں

○

ماضی کا اجیارا عید
حال کی ظلمت میں روشن
مستقبل کا تارا عید

○

ہم کھوئے تو کھوئے عید
دل ہے اس کا اپنا دل
ہم روئے تو روئے عید

○

آئی آئی آئی عید
دھڑکن دھڑکن جھوم اٹھی
سانسوں میں لہرائی عید

○

○

اپنی ، اپنے جیسی عید
اپنا رنگ ہے اس کا رنگ
ہم جیسے ہیں ویسی عید

○

پت جھڑ میں ہریالی عید
لطف ، خدا کی رحمت کا
خوش بختی ، خوشحالی عید

ثلاثیاں

○

دولت سے بھی اوپر عید
دولت سے نہ تول اس کو
دولت سے بھی بڑھ کر عید

○

دکھ میں سکھ کی گونجی عید
کرلے اس کا سواگت
لاقیمت ہے پونجی عید

○

لفظوں میں گھل کر بولو
سرگوشی کیوں عید کے دن
بولو تو کھل کر بولو

○

○

مضطر دل بہلانے میں
جلوہ جلوہ شامل ہے
لطفِ عید لٹانے میں

○

پھولوں سی مسکائی عید
ارشدؔ بجھتے چہروں پر
رونق بن کر چھائی عید

ثلاثیاں

○

لہکے دل کا گلشن
اے عید تری لے پر
انفاس ہیں نغمہ زن

○

چہکے ہیں پرندے بھی
کیا عید، رنگیلی ہے
لہکے ہیں درندے بھی

○

راحت کا حوالا عید
ٹھٹھری ٹھٹھری رُت میں
اک گرم دشالہ عید

○

○

یہ رسمِ زمانہ ہے
دل مانے نہ مانے
پر عید منانا ہے

○

چھوٹے ہے جیسے دل
یوں چھوٹ رہی ہے عید
بچھڑے ہے جیسے دل

ثلاثیاں

○

شادابی ہے جلووں میں
کھل تو ایسا کھل متوا
مل جا عید کے رنگوں میں

○

دید تری ہے دید مری
فرق نہیں، تجھ میں مجھ میں
عید تری ہے عید مری

○

پیار کی ریت نبھاتے ہیں
نفرت کرنے والے بھی
عید کو میت بناتے ہیں

○

○

سب کی دلاری عید ہے یہ
دل ہر دل کا، دل رکھتے
کیسی پیاری عید ہے یہ

○

نظر فدا، شیدا دل ہے
غم کی نظر سے بچا اسے
عید خوشی کا حاصل ہے

ثلاثیاں

○

یہ تو ہے بخل، تصرف کیا ہے؟
اس طرح آج جھجک کر نہ ملو
عید کے دن بھی تکلف کیا ہے

○

گر چھپاتے ہو تو الفت کیسی
کھل کے ملتے بھی نہیں عید کے دن
دلربا ، عید کی چاہت کیسی

○

رنگ میں اور رنگ بھرنے دو
دل لگی میں صنم ، برا کیا ہے
عید پر تو مذاق کرنے دو

○

○

رنگ ہی رنگ ہے نگاہوں میں
دل کا ہر کرب جھوم جھوم اٹھا
عید، تیری خوشی کی باہوں میں

○

ایک دن میں ہی یہ چلی جاتی
سال میں ایک بار آتی ہے
بار بار عید کیوں نہیں آتی؟

ثلاثیاں

○

آج بھی ہم سے تم، کیوں مخاطب نہیں
عید تو ہے ملن ، حسن اور عشق کا
بے رخی عید کے دن مناسب نہیں

○

تم ملے مجھ کو سارا زمانہ ملا
یوں لگا تم سے مل کر مجھے عید پر
پیار کا جگمگاتا خزانہ ملا

○

جھونکا جھونکا ہوا کا مچلنے لگا
عید کی کیفیت یوں اجاگر ہوئی
نظریں تھم سی گئیں دل بہلنے لگا

○

○

نامرادی کے سب وسوسے ٹل گئے
کارگر ہو گئیں عید کی چاہتیں
سارے شکوے گلے پیار میں ڈھل گئے

○

آرزو آرزو مسکرانے لگی
چارسو کو بہ کو، کیف ہے عید کا
جستجو جستجو ، گنگنانے لگی

ثلاثیاں

○

پاکیزہ احساس ہے عید
کھلا کھلا ہے رنگ مگر
شرم وحیا کا پاس ہے عید

○

جلوہ ہر جلوہ ہے عید
جس پہلو سے بھی دیکھو
پردہ ہر پردہ ہے عید

○

خوشیوں کی ترغیب ہے عید
اسے مٹاؤ نہ لوگو !
صدیوں کی تہذیب ہے عید

○

○

خادم و مخدوم ہے عید
اس پر نہ الزام دھرو
ہر لحظہ معصوم ہے عید

○

عید طرب کا مجموعہ
جاگے نہ کیوں سیرابی
عید ادب کا سرچشمہ

نہیں ہے بیر بیر بھی   چھپی ہے شر میں خیر بھی
گلے ملے ہیں غیر بھی   ستم بھی غمگسار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

عید کے موقعے پر شگفتگی، وارفتگی، اظہار مسرت، شادمانی اور طہارتِ نفس کی جو مثال ملتی ہے اسے ارشد مینا نگری نے طرح طرح سے بیان کیا ہے۔

یہ ارشد پیار سے دل جوڑے   دلوں کی رنجش کو توڑے
ملن کی جانب دل موڑے   ملائے سجنی سے ساجن
عید ہنستا گاتا ساون

(ہنستا گاتا ساون)

عید کو مجسم محبت بنانے کی فنکاری اس طرح ہے.........

حسن ، پاکیزگی، نفاست عید
مہکے احساس کی لطافت عید
مسکراتے گلوں کی رنگت عید
میرے محبوب ہے محبت عید
دشمنوں کو معاف کرتی ہے
ہر کدورت کو صاف کرتی ہے
پیار کا اعتراف کرتی ہے
اطمینان وسکون و راحت عید
میرے محبوب ہے محبت عید

(میرے محبوب ہے محبت عید)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ عید کے دن غریبوں کو خوشحال اور غنی کرو، چنانچہ صدقہ فطر کی ادائیگی صاحب استطاعت مسلمانوں پر واجب قرار دی گئی۔ اسلامی تعلیمات کی رو

ثلاثیاں

○

بدمستی جیسی عید
تہذیب کے دامن پر
اک داغ ہے ایسی عید

○

ہے عشق بھی نازیبا
کیوں عید کے میلوں میں
ہے حسن بھی بے پردہ

○

موجوں سی لہرائی
جھیلوں میں کنول مہکے
جب جب بھی عید آئی

○

○

شرمائے جگنو بھی
شبنم سے جھلکتے ہیں
کیوں عید کے آنسو بھی؟

○

یہ کس کو بتاؤں میں
تو روٹھے تو جانم
کیا عید مناؤں میں

ثلاثیاں

○

جھومے بستی بستی
جلوے بھی مچلتے ہیں
کیا عید کی سرمستی

○

اوجھل ہوئے اندھیارے
اے عید، تو آئی تو
غم دور ہوئے سارے

○

رنگ دار ہوئے ایسے
ہم عید کے رنگوں میں
خاروں میں گل جیسے

○

○

رہ رہ کے چھلکتے ہیں
آنسو بھی عید کے دن
موتی سے جھلکتے ہیں

○

کیا پیاری ندرت عید
غم میں ہے خوشی کا رنگ
لگتی ہے کرامت عید

دوہے

افسردہ چہرہ نہ بنا ، صرف ہنسی ہے عید
غم پر بھی خوشیوں کو لٹا ، صرف خوشی ہے عید

❋

پوری ہو گی غم نہ کر ، عید ملن کی آس
پل بھر میں ہی برسوں کی ، عید بجھائے پیاس

❋

دل میں نہ تُو رکھ لیکن ، ہاتھ میں ہاتھ تو رکھ
عید کا دن ہے عید کے دن ، عید کی بات تو رکھ

❋

عید کا دن ہے آج صنم ، یوں نہ مجھ پر ٹوٹ
عید منا لے اے جانم ، آج نہ مجھ سے روٹھ

دوہے

عید تو ایک کرشمہ ہے ، کیا ہے غم کی دھول
بن جاتے ہیں آج صنم ، انگارے بھی پھول

❋

دل ہر دل کی دنیا پر ، خوشیوں کا ہے راج
درد بھی راحت بن جائے ، عید کا دن ہے آج

❋

ساجن، آج تو آج ہے، آج نہ ہو گا کل
بیٹھا کیوں ہے پژمردہ ، عید منا لے چل

❋

نندن ون کی اُجولتا ، عید کے درپن میں
جیون کی من موہکتا ، عید کے درشن میں

دوہے

بندھن ہے توہے گوری ، آ چوری چوری
عید کے دن بھی آشا کی ، ٹوٹے نہ ڈوری

❋

کانٹوں کا جلوہ جلوہ ، پھولوں سا مہکے
عید کے دن لہجہ لہجہ ، کوئل سا چہکے

❋

نکھرے بکھرے رنگوں میں ، لہکے مہکے عید
بلبل بھی جھومے جس پر ، ایسی چہکے عید

❋

غم کی شاخوں سے کانٹے، چھانٹ رہی ہے عید
بن مانگے من کا سنتوش، بانٹ رہی ہے عید

❋

غم ہر غم کے سر پر بھی ، خوشیوں کا ہے تاج
عید کے دن چاروں جانب ، جلووں کا ہے راج

دوہے

تیرے بن ساجن، میرا ، دھیرج کھوئے عید
میرے ویاکُل نینوں سے ، پل پل روئے عید

❋

آج مری آنکھوں سے ہے ، اوجھل تیری دید
رنگ رنگ بے رنگ ہوا ، عید لگے نہ عید

❋

سیم و زر ، ہیرا پنّا ، عید سے اچھا کیا
عید کے دلکش جلوؤں کی ، دید سے اچھا کیا

❋

تھراتی شیتلتا میں ، عید ہے کومل دھوپ
نندن ون کا آکرشن ، عید، ترا رنگ روپ

❋

شفق افق کے رنگ کھلے ، عید کے رنگوں میں
نظر نظر رنگین ہوئی ، عید کے جلوؤں میں

دوہے

بجنے لگا ہے سانسوں میں ، کیا میٹھا سنگیت
دھڑکن دھڑکن جھوم اٹھی ، عید سلونا گیت

❋

خوشیوں کا خالی کشکول ، بھر دیتی ہے عید
بِنا جتائے بھی احساں ، کر دیتی ہے عید

❋

ہنستے گاتے ساون سی ، ناچے چنچل عید
جگمگ جگمگ درپن سی ، چمکے جھل جھل عید

❋

گلیاں، کوچے اور بازار ، منا رہے ہیں عید
بچے بوڑھے سب سرشار ، سجا رہے ہیں عید

دوہے

عید کی مستی میں بچے ، مانگے ہیں عیدی
بوڑھے اپنے بچوں کو ، بانٹے ہیں عیدی

ہندو، مسلم دونوں کے ، من کی میت ہے عید
مانوتا کی سندرتا ، پریم کی ریت ہے عید

دل سے دل کو اپنائے ، دل کا رشتہ عید
ایسا لگتا ہے جیسے ، دھوپ میں سایہ عید

دکھ ہارے دکھیاروں کا ، سکھ دایک ہے عید
شبھ اس کا پہلو پہلو ، شبھ چِنتک ہے عید

جلوہ جلوہ شادانی ، شاداں شاداں عید
منظر منظر تابانی ، رخشاں رخشاں عید

دوہے

عید کی جلوہ باری سے ، جلوے جھوم اٹھے
رستہ چلنے والے کیا ، رستے جھوم اٹھے

❋

جیون کے اندھیاروں میں ، اڑتے جگنو عید
وحشت کے سناٹوں میں ، بجتے گھنگھرو عید

❋

غم کا غم مٹ جائے گا ، پی خوشیوں کا جام
آنسوؤں میں ڈوبا کیوں ، عید کا دامن تھام

❋

ہنستے ہنستے دنیا کے ، غم سہنا ہے عید
غم سے بھی غمگین نہ ہو ، خوش رہنا ہے عید

رباعیات

اے عید ہر اک روپ میں جلوہ تیرا
اے عید ہر اک رنگ پہ پردہ تیرا
خوش رنگیٔ احساس کی عکاس ہے تو
اے عید ہر اک رخ پہ نظارا تیرا

انکار کو اقرار بنا دیتی ہے
ظالم کو بھی دلدار بنا دیتی ہے
ہونٹوں کو تبسم ہی نہیں دیتی عید
زخموں کو بھی گلزار بنا دیتی ہے

خوش رنگی ہے خوش پوشی ہے تابانی ہے
اللہ کی بے مثل مہربانی ہے
نظروں میں ہر اک سمت نظارے بکھرے
کیا عید کے جلوؤں کی فراوانی ہے

احساس کو یہ یاد دلانا ہوگا
پھر عید پہ ہر غم کو بھلانا ہوگا
پھر عید یہ پیغامِ مسرت لائی
پھر عید پہ اشکوں کو ہنسانا ہوگا

سے خوشی کی وہ تقریب جس میں غریب، مساکین، مجبور اور نادار شریک نہ ہو سکیں، خدا کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔اسی لئے ارشد میناگری کہتے ہیں۔

پیاری پیاری قیمتی سوغات سے
ہمدردی کے لاقیمت جذبات سے
فطرہ زکوٰۃ و صدقہ و خیرات سے
سکھ والوں کا سکھ، دکھیوں کا ساتھ ہے
عید ہے یہ عید کی کیا بات ہے

لیکن عید کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے آج ۲۱ رویں صدی میں اس موقعے پر عیش وشادمانی نہیں رہی ہے بلکہ حسرت ونامرادی کا بول بالا ہے۔اگر یاد آور سچائیاں ہیں تو عطاوبخشش کی فیروزمندی کے لئے نہیں بلکہ امتیازی شان کے لئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ناقدری عام ہے۔ارشد میناگری نے اسے شدت سے محسوس کیا ہے۔

پھر رستے زخموں کی یاد دلانے کو
پھر دل کا ہر سویا درد جگانے کو
پھر بے تابی، بے چینی اکسانے کو
پھر آئی ہے عید مجھے تڑپانے کو
میں تو خوشیاں جان کے غم بھی سہتا ہوں
آنسوؤں کو پی کر بھی خوش رہتا ہوں
غم کی سنتا ہوں نہ غم کی کہتا ہوں
آئی خوشی غم کا احساس دلانے کو
پھر آئی ہے عید مجھے تڑپانے کو

(پھر آئی ہے عید)

آج عید کے موقعے پر فرقہ وارانہ فساد ہوتے ہیں۔مالیگاؤں میں بم دھماکے ہوئے ہیں

سانیٹ

رنگ جمنے لگا فضاؤں کا
ہر طرف رنگ و نور کی مستی
مست و مسرور ہے بستی بستی
کیف ہے عید کی اداؤں کا

خوش مزاجی بھی خوش لباسی بھی
ہر کسی کی ادا ادا لہکی
گدگداتی فضا فضا مہکی
مسکرانے لگی .اداسی بھی

مسکراہٹ سے کھل رہے ہیں سب
آج ارشدؔ حسین موسم ہے
انسیت کا عجیب عالم ہے
ٹوٹ کر سب سے مل رہے ہیں سب

معنویت ہے عید کی ساری
مقصدیت ہے عید کی پیاری

سانیٹ

حبیت کا یہی تقاضہ ہے
پیار ہر دل کو برتنا ہوگا
اس کا احساس سمجھنا ہو گا
عید ، اخلاص کا خلاصہ ہے

خوش لباسی میں خوش مزاج بھی رکھ
رسوا انسانیت کو کرتا ہے
صرف اپنی خوشی پہ مرتا ہے
اپنی نظروں میں تو سماج بھی رکھ

اس کا مطلب نہیں شان وشوکت
اس کا مطلب نہیں ظاہرداری
اس کا مطلب ہے فقط ہمدردی
اس کا مطلب نہیں عیش وعشرت

ربط ارشدؔ رکھے نہ دولت سے
عید منسوب ہے محبت سے

سانیٹ

خشک موسم میں چلی پروائی
جلوہ جلوہ نکھر گیا ہر سو
ہر نظر میں بکھر گئی خوشبو
کیا بہاروں کی طرح عید آئی

بلبلے بے رخی کے پھوٹ گئے
موج مستی ہے چہرے چہرے پر
خوش نگاری ہے جلوے جلوے پر
آئینے رنجشوں کے ٹوٹ گئے

رنگ ہر رنگ غمگسار ہوا
اضطراری کی کلفتوں میں بھی
بے قراری کی ظلمتوں میں بھی
عید کا نور جلوہ بار ہوا

بے کلی میں قرار کی صورت
عید ارشدؔ ہے بے بہا دولت

سانیٹ

یوں محبت کو آزماؤ نا
یہ ہے چاہت کا اشارا لیکن
خط تو آیا ہے تمہارا لیکن
عید کے ساتھ تم بھی آؤ نا

میرے دل کا سکون تڑپاتے
بن گئی ہے نصیب، کیا دوری
یہ ہے کیسی عجیب مجبوری
یاد آتی ہے تم نہیں آتے

عید پر بھی نہ ہو تمہاری دید
پھر بھلا دل میں کیا خوشی جاگے
عید بھی عید سی نہیں لاگے
تم بنا کس طرح مناؤں عید

عید ہر دم کے لئے ہے ہمدم
عید ارشدؔ ہے پیار کا سنگم

پہیلیاں

❋

نئے لباس میں جاتے ہیں
پڑھ کے دوگانہ آتے ہیں
شیر اور خورمہ کھاتے ہیں
اس تہوار کا نام کہو؟
عید ہے اس کا نام سنو

❋

روزے کا انعام ہے جو
تقوے کا اکرام ہے جو
جینے کا پیغام ہے جو
کھولو کھولو نام اس کا؟
عید ہے بولو نام اس کا

❋

سال میں اک دن آتی ہے
سب کو گلے لگاتی ہے
بچھڑوں کو یہ ملاتی ہے
دل والی ہے کون ایسی؟
عید ہے ایسی دل والی

❋

خوشبو کا تہوار ہے وہ
مہکا مہکا پیار ہے وہ
دل سے بھی دلدار ہے وہ
کیا بولیں گے اس کو ہم؟
عید کہیں گے اس کو ہم

❋

ملتی ہے غیروں سے بھی
کھلتی ہے اپنوں سے بھی
ہلتی ہے بچوں سے بھی
کس میں ہے ایسی خوبی؟
عید میں ہے خوبی ایسی

پہیلیاں

❋

خوشیوں پر آمادہ ہے
پہلے سے بھی زیادہ ہے
ہر دل کی دلدادہ ہے
کس کا کام ہے یہ نیارا؟
عید کا کام ہے یہ پیارا

❋

کردے کلفت کو راحت
کر دے زحمت کو رحمت
کردے وحشت کو نکہت
کسکی دید میں بات ہے یہ؟
دیدِ عید میں بات ہے یہ

❋

خوش خلقی پیغام اس کا
ہمدردی ہے کام اس کا
تین حرفی ہے نام اس کا
بوجھو، دل کی دید ہے وہ؟
عید ہے عید ہے عید ہے وہ

❋

دو ہجری میں پہلی بار
جس کا کیا گیا اظہار
دل افزا جس کا دیدار
کہیے اس کا نام ہے کیا؟
عیدالفطر ہے نام اس کا

❋

روپ نیا اور رنگ نیا
اس کا سارا ڈھنگ نیا
اس کا ہر آہنگ نیا
بولو ایسی کس کی دید؟
سب کہتے ہیں اس کو عید

ارشدؔ مینا نگری کی

آئندہ پیشکش

۱) "ماں"
(شعری مجموعہ) کل صفحات ۳۶۰

۲) "بولتے پتھر" (قطعات)
کل قطعات ۱۱۰۰

۳) "گیت ہی گیت"
(منفرد شعری مجموعہ)

۴) "ماں"
(ہندی ایڈیشن) کل صفحات ۳۶۰

مذکورہ بالا شعری مجموعے عنقریب منظر عام پر آ رہے ہیں۔

مضامین کے اقتباسات

اردو ادب کی تاریخ میں بہت کم شاعر ایسے ملیں گے جنہیں 'ہمہ جہتی' شاعر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ارشدؔ مینانگری نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے اور اچھا خاصہ سرمایہ بھی پیش کیا ہے۔ (ڈاکٹر اشفاق انجم، مالیگاؤں)

ارشدؔ میناںگری کی شاعری معنویت کے ساتھ ساتھ، غنایت، اشاریت، رمزیت اور قدیم و جدید لب ولہجہ سے معمور ہوا کرتی ہے۔ مشاعروں میں ملک گیر پیمانے پر درجۂ اعتبار سے نیز ادب واحترام سے آپ مدعو کئے جاتے ہیں۔ تحت وترنم منفرد ہے۔ سامع ان کی آواز کے اتار چڑھاؤ میں جیسے گم سا ہو جاتا ہے۔ (پروفیسر عبدالمجید صدیقی، مالیگاؤں)

ارشدؔ فطرت پرست نہیں ہے بلکہ فطرت کے شیدائی ہیں۔ وہ اپنے مافی الضمیر کے اظہار کے لئے مختلف مظاہر فطرت کو ایک وسیلہ یا ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ وہ جذبے پر مظاہرِ فطرت کو غالب ہونے نہیں دیتے۔ (پروفیسر عبداللطیف انصاری، مالیگاؤں)

ارشدؔ میناںگری آل انڈیا مشاعروں میں شہر (مالیگاؤں) کی نمائندگی کرتے ہیں۔ قومی یکجہتی پر بھی انھوں نے بے شمار نظمیں کہی ہیں۔ قومی یکجہتی کے پروگراموں میں بھی انھیں خصوصیت سے یاد کیا جاتا ہے۔ انھوں نے شاعری کے ذریعے بھی اردو کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ اہل اردو کا فرض ہے کہ انھیں خراجِ تحسین پیش کرے۔ (رفیع احمد، مالیگاؤں)

ارشدؔ میناںگری اپنی شاعری میں اپنے عہد کی ناانصافیوں، سماجی ناہمواریوں، سیاسی عیاریوں کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے حل بھی بتاتے ہیں۔ مگر غزل کے تقدس کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔ حیات وکائنات کی صداقتوں سے آگاہ اور رازہائے سربستہ سے آشنا معلوم ہوتے ہیں۔ (حافظ یوسف ملی)

ارشدؔ مینا نگری
کی سرگرمیاں
تصاویر کے رنگوں
میں

ارشد مینا نگری، گوپی چند نارنگ اور مقیم ارشد

ارشد مینا نگری اور بشیر بدر

ارشد مینا نگری اور ندا فاضلی

راحت اندوری ارشد مینا نگری کی کتاب
''احساس'' کا اجراء کرتے ہوئے

ارشد مینا نگری، بشیر بدر
اور انجم بارہ بنکوی وغیرہ

ارشد مینا نگری، بشر نواز، علیم طاہر
اور ڈاکٹر عبدالعزیز عرفان

اور مسکنت و ذلت کا زخم دیا جاتا ہے۔ ارشد مینا نگری نے یہ سب اپنی ننگی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جسے ایک حساس شاعر نے شدت سے محسوس کیا ہے

دیکھو ویران میرا گھر دیکھو
دیکھو دل میرا اور نظر دیکھو
دیکھو چہرے کے پھول پر دیکھو
آنسوؤں کی جھلتی شبنم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے
کیسے بے درد یہ یزید ہوئے
حد تو کیا حد سے بھی مزید ہوئے
بوڑھے، بچے، جواں شہید ہوئے

یہ ستم بھی کرم پہ کیا کم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے
گلستاں اپنا خارزار ہوا
سارے عالم پہ آشکار ہوا
پھول ہر پھول شعلہ بار ہوا
آگ اگلتا ہوا یہ موسم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

(لہولہان عید)

قرآنی ارشادات، احادیثِ شریفہ، سنتِ مطہرہ اور احکامِ شریعت کی روشنی میں 'عید' کا تصور اور معمولات واضح ہیں۔ پہلی مرتبہ ۲ ھ میں عید الفطر منائی گئی تھی۔ عید روح کی بیداری کا جشن ہے۔ حضورؐ کے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لانے کے دوسرے سال رمضان

عتیق احمد عتیق، زبیر کانپوری اور ارشد مینا نگری

افتخار امام صدیقی اور ارشد مینا نگری

پردیپ نیھاڑکر (مراٹھی شاعر اور صحافی)
اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری اور قیصر الجعفری

ارشد مینا نگری اور اسیر برہانپوری

ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی اور ارشد مینا نگری

ممتاز راشد اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری اور شمیم طارق

ارشد مینا نگری اور ڈاکٹر قاسم امام

علیم طاہر، حامد اقبال صدیقی اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری، علیم طاہر اور لتا حیا

منصور فریدی، رام کدم (میوزک ڈائرکٹر)
اور ارشدؔ مینانگری

نقش لائلپوری، خیام (میوزک ڈائرکٹر)
اور ارشدؔ مینانگری

ارشدؔ مینانگری، ابھیلاش اور اچلاناگر (رائٹر)

ابھجیت (سنگر)، ارشدؔ مینانگری
اور شرون راٹھور (میوزک ڈائرکٹر)

ارشدؔ مینانگری اور (سیّد علی میوزک ڈائرکٹر)
ریکارڈنگ کرتے ہوئے

ٹن ٹن (مزاحیہ اداکارہ) اور ارشدؔ مینانگری

سنیل دت اور ارشد مینا نگری

مہیش بھٹ اور ارشد مینا نگری

شرون راٹھور (میوزک ڈائرکٹر)
اور ارشد مینا نگری

فرید جے پوری، ارشد مینا نگری، شرون راٹھور
اور قوال حنیف آگرے والے

ارشد مینا نگری، ریوا اور
روپ کمار راٹھور (میوزک ڈائرکٹر)

روپ کمار راٹھور، ارشد مینا نگری
اور اشوک (سازندہ)

شروں راٹھور، ارشدؔ مینا نگری اور اُدت نارائن (سنگر)

ارشدؔ مینا نگری اور ابھجیت

ارشدؔ مینا نگری، قیصر الجعفری اور رام شنکر

ارشدؔ مینا نگری، مقیم ارشد اور جاوید جعفری

سنجیو، درشن (میوزک ڈائرکٹرس)
ابھجیت اور ارشدؔ مینا نگری ریکارڈنگ کرتے ہوئے

ارشدؔ مینا نگری اور رزاق خان

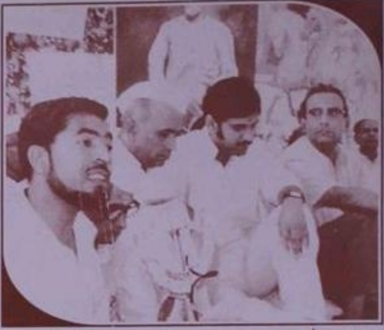

ڈاکٹر بلی رام ہیرے، وینکٹ راؤ ہیرے (وزراء)
اور ارشد مینا نگری (مائیک پر)

سیما کپور (رائٹر ڈائرکٹر)، کمل شبنم، اور ارشدؔ مینا نگری

جشن ارشدؔ مینا نگری میں مائیک پر نعت پیش
کرتے ہوئے ارشدؔ مینا نگری

مثالی مدرس کا اعزاز حاصل کرتے ہوئے
ارشدؔ مینا نگری (مائیک پر)، لائنس کلب کے عہدیداران

کل ہند مشاعرے کے مائیک پر ارشدؔ مینا نگری

قومی ایکتا اور رکشا بندھن کے پروگرام میں
مائیک پر ارشدؔ مینا نگری

بھارتیہ جن بھاشا پرچار سمیتی کے پروگرام میں
ارشد میناگری اور دیگر شخصیات

قومی یکجہتی پروگرام میں پروفیسر امان اللہ خان،
افسرانِ بالا (پولس) اور مائیک پر ارشد میناگری

ڈاکٹر بلی رام ہیرے کے یوم پیدائش پر تقریر
کرتے ہوئے ارشد میناگری

کل ہند رسالت مآب مشاعرے میں وقار حیدری، احمد نسیم میناگری،
ثقلین حیدر و دیگر معززین کے درمیان مائیک پر ارشد میناگری

ریپبلکن پارٹی کے مشاعرے میں علیم طاہر، ڈاکٹر رمیش جین،
ودیگر شخصیات کے ہمراہ مائیک پر ارشد میناگری

امن کمیٹی کی میٹنگ میں ارشد میناگری تقریر کرتے ہوئے

کل ہند مشاعرے کے مائیک پر ارشدؔ مینا نگری

عید ملن کے مشاعرے میں محو پیشکش مائیک پر ارشدؔ مینا نگری

ں ہند مشاعرے میں کلام پیش کرتے ہوئے ارشدؔ مینا نگری

چیریٹیبل مشاعرے میں مائیک پر ارشدؔ مینا نگری

اردو اکادمی مہاراشٹر کے زیرِ نگراں اردو محفل و سیمینار
میں مائیک پر ارشدؔ مینا نگری

ارشدؔ مینا نگری کے اعزازی مشاعرے میں
مائیک پر ارشدؔ مینا نگری

آل انڈیا مشاعرے کے مائیک پر کلام سناتے
ہوئے ارشد مینانگری

اندرا گاندھی کی برسی پر ارشد میناگری کلام پیش کرتے ہو

ساوتری مائی پھلے سے متعلق ظاہر ویاکھیان میں
ارشد میناگری اور ہری بھاؤ نرکے (پروفیسر) وغیرہ

مالیگاؤں راشٹریہ ایکاتمتا سمیتی کے پروگرام میں ارشد میناگری کلام
کرتے ہوئے، اور امان اللہ، باپو پوپھڑے، ہرلال اسمرو غیرہ

یوم حسینؓ کے پروگرام میں کلام پیش کرتے ہوئے ارشد میناگری

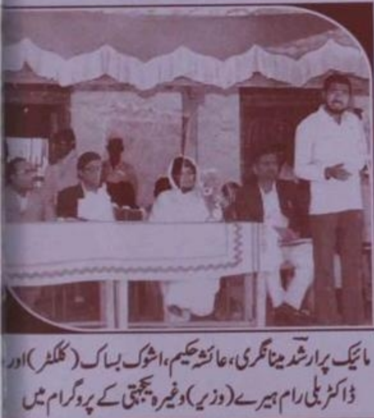

مائیک پر ارشد میناگری، عائشہ حکیم، اشوک بساک (کلکٹر) اور
ڈاکٹر بلی رام ہیرے (وزیر) وغیرہ یکجہتی کے پروگرام میں

احمد نسیم مینا نگری، اشوک پاٹل (ڈپٹی ایس پی)، ارشد مینا نگری
اور پرانت آفیسر مونجے یکجہتی پرچار میں

خاندیش ساہتیہ سمیلن میں مائیک پر کلام پیش
کرتے ہوئے ارشد مینا نگری

پک نکم، ڈاکٹر رمیش جین، دیگر شعراء اور مائیک پر ارشد مینا نگری

وزیر اعلیٰ ولاس راؤ دیشمکھ کے ہاتھوں اعزاز حاصل
کرتے ہوئے ارشد مینا نگری

ابھیو ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے ارشد مینا نگری

راشٹریہ ایکتا سمیتی مالیگاؤں کے پروگرام میں کلام
پیش کرتے ہوئے ارشد مینا نگری

کے روزے فرض ہوئے اور عید الفطر کا جشن، روزہ سے ہی متعلق ہے۔ خالص طرقِ عبدیت اور حیلۂ شکرِ نعمت بنا کر ہر قسم کی لغویات، فضولیاتؔ، اسراف اور تعیشات سے الگ تھلگ اور پاک وصاف سالانہ معمول مسرت کا یہ تیوہار ہے۔ ارشدؔ مینا نگری نے اپنی غزلوں میں بھی عید کو خاص پہچان سے آنکا پرکھا ہے۔

امیدوں کی کشتی جس سے پار لگے
مل کے وہ پتوار بنالے عید ہے آج
لفظ لفظ سے جھلکے ارشدؔ خوش رنگی
تابندہ اشعار بنا لے عید ہے آج

بے گماں، زندہ دلی کا آئینہ
حوصلوں کو آزمانا عید ہے
کیسا پر لطف ہے کرم رب کا
غم میں خوشیاں سمو رہی ہے عید
ہو گئی ہے نظر نظر روشن
چہرا چہرا بھگو رہی ہے عید

اور یہ اشعار بھی ملاحظہ کیجئے۔

عید کے دن یوں مری آنکھ سے آنسو نکلے
جیسے ظلمات میں اڑتے ہوئے جگنو نکلے
میں گلے ملتے ہوئے اس طرح ہنستا ہی رہا
جیسے اک مسلے ہوئے پھول سے خوشبو نکلے

قطعات میں بھی عید سے متعلق ارشد مینا نگری کے ذاتی اور عملی تجربے ہیں۔ ان میں خوشیاں ہیں، جذباتی کشاکشیں ہیں، وقت اور حالات کے تحت انفرادیت کی جستجو ہے اور متداول

لائنس کلب مالیگاؤں کی جانب سے مثالی مدرس کا ایوارڈ
بدست باپو پوپھڑے حاصل کرتے ہوئے ارشد مینانگری

اعزاز حاصل کرتے ہوئے ارشد مینانگری

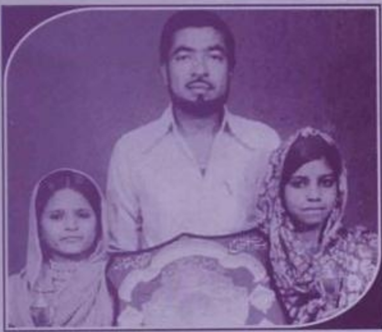

تقریری مقابلے میں رننگ ٹرافی حاصل کرنے والی
طالبات فہمیدہ، فاطمہ اور ارشد مینانگری

جلسۂ عام میں ارشد مینانگری کی اعزازی گلپوشی کرتے
ہوئے پرانت آفیسر رگھوناتھ راٹھور اور دیگر متعلقین

ڈاکٹر منظور حسن ایوبی، ارشد مینانگری کو
اعترافِ خدمات ایوارڈ دیتے ہوئے

اندرا گاندھی کی برسی کے موقع پر ارشد مینانگری کا
ستکار کرتے ہوئے گروجی

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

پروفیسر ہری بھاؤ نرکے، ساوتری مائی پھلے
کے پروگرام میں ارشد مینا نگری کا ستکار

سٹی کالج مالیگاؤں کے پرنسپل پروفیسر عبدالمجید صدیقی،
ارشد مینا نگری کو اعزاز دیتے ہوئے

بابا صدیقی، ڈاکٹر بلی رام ہیرے اور ارشد مینا نگری

مہاراشٹرا اسٹیٹ کے مہا نرکشک (پولس) مسٹر پسریچا
اور راج وردھن (ضلع ایس پی) کے ساتھ ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری اور آئی جی انکوش دھن وجے

ہری شنکر مہالے، افتخار جمخانہ والا،
ضلع ایس پی راج وردھن اور ارشد مینا نگری

نائب کمشنر یشونت سونونے، ارشد مینا نگری،
ایس پی کرشن پرکاش اور پروفیسر امان اللہ خان

ارشد مینا نگری اور پرانت آفیسر دیوی داس چودھری محو گفتگو

چندر شیکھر جوگلے (ایس پی)، محمد قائم (راجو فوٹو اسٹوڈیو) اور ارشد مینا نگری

جشن ارشد مینا نگری میں رشید آرٹسٹ کی عکاس شعر پینٹنگ ارشد مینا نگری
کو دیتے ہوئے، صادق (کنوینر) اور ایس پی کرشن پرکاش اور ڈاکٹر خالد نیر

ابھینو گنیش منڈل میں ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے
ارشد مینا نگری اور گووند راؤ گوڑ دار کر وغیرہ

ارشد مینا نگری اور پرساد ہیرے، عظیم ارشد کو
مثالی مدرس کے ایوارڈ ملنے کے موقع پر

ارشد مینا نگری اور پرانت آفیسر میڈم کولیکر

انٹرنیشنل شہرت یافتہ قوال چھوٹے مجید شعلہ اور ارشد مینا نگری

ارشد مینا نگری، پرکاش پاٹل، حاجی غفار،
حاجی حکیم وغیرہ یوم جمہوریہ کے پروگرام میں

صوفی سجادہ نشین شکیل میاں، نہال قاری، رمضان قاری
اور دیگر صوفیان میں ارشد مینا نگری کی تاجپوشی

اسحٰق جمخانہ والا، انجم انصاری اور ارشد مینا نگری

برادران شمس الدین، رفیع الدین، سیّد حسن اور ارشد مینا نگری

علیم طاہر، ایڈووکیٹ بوتھرا، ارشد مینا نگری اور حاجی فرید داؤد

رشیدہ خاتون (قوالہ) اور ارشد مینا نگری

۱۵ راگست پرچم کشائی کے پروگرام میں پرانت آفیسر اجے مورے، نائب کمشنر یشونت سونونے، ارشد مینا نگری اور سیّد محمد قائم

ارشد مینا نگری، رشید (ایم ایل اے)، سلیم اپسرا، اور ڈاکٹر بلی رام ہیرے

ارشد مینا نگری، انیل کمبھارے (ایس پی)، ابراہیم سیٹھ (نیشنل)، اقبال بوس (ثناء ٹراویلس)

ارشد مینا نگری، روپ کمار راٹھور اور مقیم ارشد

مضامین کے اقتباسات

انتہائی مسرت کی بات یہ ہے کہ "بولتے پتھر" جیسی اہم تصنیف کے پہلو بہ پہلو "عید" جیسے عظیم اسلامی تہوار سے متعلق "عید" ہی کے عنوان سے ایک اور کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔ جو عیدالفطر کے متعلقات و مضمرات کی جمالیاتی تکشیف ادب کی دسیوں اصناف میں اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ مختص ہوگی۔ جس کے نتیجے میں ارشد مینانگری کو شاعر مجملۂ خاصانِ قرطاس وقلم کے نام سے ہمیشہ یاد رکھا جاتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (عتیق احمد عتیق، مالیگاؤں)

ارشد مینانگری نے انسان کی کردار سازی پر توجہ صرف کی اور اخلاق حسنہ کو اپنی حکیمانہ فکر کا موضوع بنایا۔ مگر اپنی باتوں کو کہیں بھی پند ونصائح کا خشک وفرسودہ پلندہ نہیں بننے دیا۔ اسی سادگی اور پرکاری کا نتیجہ ہے کہ ان کا کلام نہ صرف سنجیدہ اہل فکر ونظر کے نزدیک لائق داد وستائش ہے۔ ملک بھر میں دور دراز مقامات پر منعقد ہونے والے عظیم الشان مشاعروں میں عام سامعین سے بھی خراج قبولیت وصول کررہے ہیں۔ (شمس اعجاز، بھساول)

ارشد مینانگری مالیگاؤں کے بزرگ اور محترم شاعر ہیں۔ ان کے کلام میں تاثیر بھی ہے اور ایک خاص قسم کی کسک بھی، فکر کی گہرائیاں بھی ہیں اور احساس کی رعنائیاں بھی، وہ سطحیت اور تصنع سے اجتناب کرتے ہیں۔ (ڈاکٹر معصوم شرقی، کولکاتا)

ارشد مینانگری مختلف اصناف سخن پر مہارتِ تامہ رکھتے ہیں۔ فکر ونظر کے ساتھ آواز میں جادو ہے۔ جب پڑھنے لگتے ہیں تو بے جان سے بے جان مشاعرے کی فضا میں زندگی کی لہر دوڑا دیتے ہیں۔ پورا مشاعرہ موصوف کے بس میں نظر آتا ہے۔ پروردگار انھیں سلامت رکھے۔ اور آپ کی فطری صلاحیتوں سے زبان وادب کو کماحقہ مستفید فرمائے۔ آمین (وقار حیدری مرحوم، مالیگاؤں)

ارشد مینانگری کا نام آتے ہی ہمارے سامنے ایک ایسا پیکر ابھرتا ہے جو بیک وقت شاعر بھی ہے اور معلم بھی۔ ایک آدمی بھی ہے اور ایک انسان بھی۔ وہ کہیں اپنی آواز اور ترنم سے محفل میں جادو جگا رہا ہے تو کہیں اپنے کلام بلاغت نظام سے نشستوں اور مشاعروں کی جان بنا ہوا ہے۔ ایک دردمند دل جو اپنے اندر آفاقی درد اور رشتوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ احساسات کا ایک خاموش سمندر، جس کی اتھاہ گہرائیوں میں جانے کتنے طوفان سر اٹھانے کیلئے بیتاب وبیکراں ہیں۔ (امان افسر ایولوی، مالیگاؤں)

ارشد مینانگری نے موجودہ تقاضوں کو بڑے اچھے انداز میں سمویا ہے۔ ان کی غزلوں میں ایہام یا مشکل پسندی نہیں ہے۔ جو اس شاعر کی فنی دسترس کی گواہی دیتی ہے۔ (ڈاکٹر احمد ریاض، مالیگاؤں)

ارشد مینانگری کا اسلوبِ سخن آج کے دیگر تمام شعراء سے نہ صرف جدا ہے بلکہ اس کی چاہت اور مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ پورے ہندوستان کے ہر زرخیز اور اردو حلقوں میں جہاں اہم شعراء کی مجلسیں اور مشاعرے منعقد ہوتے ہیں وہاں انھیں ضرور مدعو کیا جاتا ہے۔ اردو اور ہندی الفاظ کی خوبصورت آمیزش معمولی بات نہیں۔ یہی خوبی انھیں بڑا اور مقبول شاعر بناتی ہے۔ ان کی شاعری کا جادو تو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ (ہارون بی اے، مدیر بیباک، مالیگاؤں)

ارشد مینانگری کے شعری مجموعہ "عید" میں بچوں اور بڑوں دونوں کے لئے انبساط وفکر کا یکساں طور پر سامان موجود ہے۔ ایسی کامیاب کوشش پر داد نہ دینا زیادتی اور ناانصافی سے عبارت ہوگا۔ (اسحاق خضر، مالیگاؤں)

غالباً ۱۹۷۵ء میں راشٹریہ ایکاتما سمیتی مالیگاؤں نے سہ لسانی قومی گیتوں کا مقابلہ منعقد کیا تھا۔ اسکول نمبر ا کا وسیع کمپاؤنڈ ہزار ہا سامعین سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ ۳ر درجن سے زیادہ شعراء نے حصہ لیا تھا۔ افسرانِ بالا و وزیر ریاست موجود تھے۔ ارشد مینانگری نے وہ سماں باندھا کہ اردو اور ہندی میں اول انعام حاصل کیا۔ اور پھر اول انعامات حاصل کرنا ان کی عادت سی بن گئی۔

(پروفیسر امان اللہ خان، مالیگاؤں)

سرمایہ داری اس کا مزاج نہ تھا، خوشامد پسند اس کی فطرت نہ تھی۔ یہ تو بڑا ہی حساس اور غیرت مند تھا۔ احساس وجذبات کے تانے بانوں سے عشق ومحبت میں رنگی شاعری کی بڑی خوبصورت سی قباء بن سکتا تھا۔ اس کے ڈھیر سارے نغموں سے سب کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ (ڈاکٹر افتخار احمد، مالیگاؤں)

Eid

(Poetry)

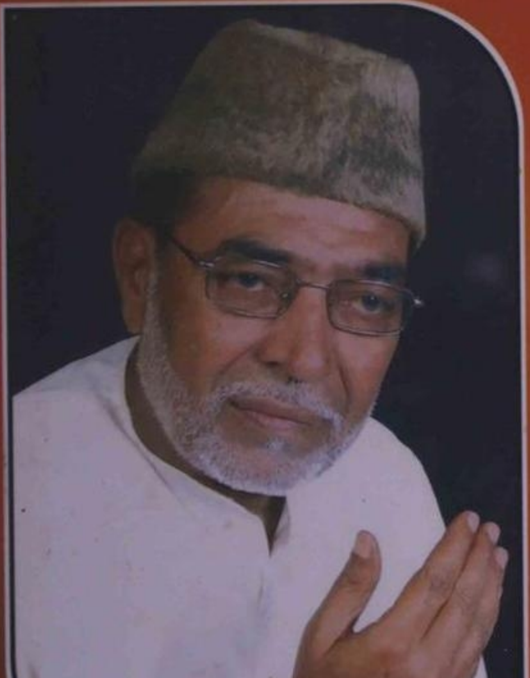

ARSHAD MEENANAGRI

اخلاقی قدروں سے ذہن وضمیر کی آوازیں ہیں۔

ملو ، ملاؤ، جھومو ، گاؤ ، عیش کرو
دل سے لپٹ کے رونا رلانا عید نہیں
سب سے ہنس کر ملنے کو کہتے ہیں عید
تنہا تنہا عید منانا عید نہیں

بن کے گل ، خاروں کو بھی دینے خوشی کے پھول گئے
عید کی خاطر دشمن بھی شکوے گلے سب بھول گئے
تپتے یگ کی گرمی میں شیتل موسم لاتی ہے
عید جھلتے دکھیوں پر سکھ ساون برساتی ہے

سکڑتے ہوئے موجودہ معاشرہ میں ارشد مینانگری نے نشانات کی جستجو عید کے ذریعے کی ہے۔دوہے اور پہیلی میں ان کی زبان کی وسعت دیکھئے۔تہذیبی ساخت میں رشتوں کی کائنات بھی ہے۔

جیون کے اندھیاروں میں، اڑتے جگنو عید
وحشت کے سناٹوں میں، بجتے گھنگھرو عید

ہنستے گاتے ساون سی ، ناچے چنچل عید
جگمگ جگمگ درپن سی ، چمکے جھل جھل عید

پہیلی سے یہ مثال

نئے لباس میں جاتے ہیں پڑھ کے دوگانہ آتے ہیں
شیر اور خورمہ کھاتے ہیں اس تہوار کا نام کہو؟
عید ہے اس کا نام سنو

روزے کا انعام ہے جو تقوے کا اکرام ہے جو

جینے کا پیغام ہے جو کھولو کھولو نام اس کا؟
عید ہے بولو نام اس کا

بیہودگی ، بہتان طرازی، غیبت، بدگوئی، چغل خوری، بددیانتی، بے ایمانی، سودخوری، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، بلیک مارکیٹنگ، چور بازاری اور دیگر خرافات کو اپنانے والوں کے لئے عید خوشی وشادمانی نہیں لاتی۔ عید ان کی نہیں جنہوں نے عمدہ لباس سے اپنے آپ کو آراستہ کیا بلکہ عید ان کی ہے جو خدا کی وعید اور پکڑ سے ڈرتے ہیں۔ عید ان کی نہیں جنہوں نے بہت سی خوشبوؤں کا استعمال کیا بلکہ عید ان کی ہے جنہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور جو اس پر قائم رہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کی۔ اور عید ان کی نہیں جنہوں نے بڑی بڑی دیگیں چڑھائیں اور بہت سے کھانے پکائے بلکہ عید ان کی ہے جنہوں نے مقدور حد تک نیک بننے کی کوشش کر کے سعادت حاصل کی ارشد مینانگری نے سانیٹ میں اس سچائی کو قبولیت بخشی ہے۔

حبیت کا یہی تقاضہ ہے
پیار ہر دل کو برتنا ہوگا
اس کا احساس سمجھنا ہو گا
عید ، اخلاص کا خلاصہ ہے
خوش لباسی میں خوش مزاج بھی رکھ
رسوا انسانیت کو کرتا ہے
صرف اپنی خوشی پہ مرتا ہے
اپنی نظروں میں تو سماج بھی رکھ
اس کا مطلب نہیں شان وشوکت
اس کا مطلب نہیں ظاہرداری
اس کا مطلب ہے فقط ہمدردی
اس کا مطلب نہیں عیش وعشرت

ربط ارشدؔ رکھے نہ دولت سے
عید منسوب ہے محبت سے

عید کی بنیادی حقیقت کو استدلال اور ضروری تفصیلات کے ساتھ ارشدؔ میناںگری نے رباعیات ثلاثی میں بھی بیان کیا ہے۔ انھوں نے اعلیٰ ترین مقصد کو پیش نظر رکھ کر کئی اصنافِ سخن میں عید کی اہمیت و فضیلت کو اجاگر کیا ہے اور محبت اور صداقت کے سفیر بن کر پختہ گوئی کی تنویر پیش کی ہے۔

انکار کو اقرار بنا دیتی ہے ظالم کو بھی دلدار بنا دیتی ہے
ہونٹوں کو تبسم ہی نہیں دیتی عید زخموں کو بھی گلزار بنا دیتی ہے

ثلاثی میں گداختگی اور ادراک کا اظہار یوں ملتا ہے۔

لہکے دل کا گلشن
اے عید تری لے پر
انفاس ہیں نغمہ زن

تم ملے مجھ کو سارا زمانہ ملا
یوں لگا تم سے مل کر مجھے عید پر
پیار کا جگمگاتا خزانہ ملا

آرزو آرزو مسکرانے لگی
چار سو کو بہ کو کیف ہے عید کا
جستجو جستجو ، گنگنانے لگی

ارشدؔ میناںگری نے عید جیسے موضوع کا کینوس بڑا کیا ہے۔ متنوع اشعار میں کشادہ نظری اور لفظیات کے آہنگ کا لطف بھی ہے۔ ساتھ ہی ان کی فکر کی امتیازی حیثیت بھی واضح ہے۔

ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی

سہلِ ممتنع کا ممتاز شاعر ''ارشد میناگری''

ادب ہی سے انسان، انسان ہے
ادب جو نہ سیکھے وہ حیوان ہے

مولانا اسمٰعیل میرٹھی کا یہ شعر کلیدی طور پر اس لئے پیش کیا گیا ہے، تا کہ اس ایقان اور بھی محکم ہو جائے کہ زندگی کے ہر شعبے کے صحیح ادراک کا حصول ادب ہی سے ممکن ہے ادب ہی نے ہر دور میں انسان کو سچا اور سیدھا راستہ دکھایا ہے، اس لئے کہ یہ ضمیر کا اجالا ہوتا ہے ادب کا معیار اس کا ایک جمالیاتی پہلو بھی ہوتا ہے لیکن اپنے گرد و پیش سے تفصیلی حقائق کو چننا او ادب وشعر کی نذر کر دینا بھی ایک اجتہادی عمل تسلیم کیا گیا ہے، اسی نظریہ وتصویر پر ایمان رکھتے ہو۔ ارشد میناگری ہندوستان کی سیکولر روایات کے پاسدار و علمبردار رہے ہیں اور اپنی ہندوستانی تہذیب کی بقاء کے لئے ۴۵ برسوں سے شعر کہہ رہے ہیں اور ملک بھر کے مشاعروں کے ذریعے اپنے زندگی آمیز اور زندگی آموز کلام وترنم سے عوام کو محظوظ و مستفیض فرما کر خود کو بھی ہر طرح کی شاعرانہ ہر دلعزیزی سے ہمکنار کئے ہوئے ہیں۔

درس وتدریس کے شعبوں سے منسلک رہ کر قابلِ قدر تعلیمی خدمات کے ساتھ علمی وادبی خدمات جس شان سے موصوف نے انجام دی ہیں وہ بھی مثالی تو ہیں ہی، اپنا جواب بھی نہیں رکھتیں، اس پر مستزاد یہ کہ ان کی شعری تصانیف کا سلسلہ بھی جاری ہے، جن میں ''احساس'' (غزلیات) جس کا ہندی ایڈیشن بھی چھپ چکا ہے۔ ''بولتے پتھر'' (قطعات)، ''دھرتی کے تارے'' (بچوں کا ادب) ''نئے اجالے'' (گوناگوں خصوصیاتِ ہند) طباعتی مرحلوں سے گذر چکی ہیں، علاوہ ازیں ان کی مرتبہ شعری تصانیف بیسیوں ہیں جو مستقبل قریب میں یکے بعد دیگرے منصہ شہود پر جگمگانے، نیز اردو اور اس کی ٹکسالی زبان اور ادب کے متوالوں کو از خود وارفتگی کے کیف سے سرشار کر دینے کے موڑ پر قدم رکھ چکی ہیں۔ ان کی یہ متعدبہ خدمات ایسی ہیں جو مقبول ترین عوامی

عید

(شعری مجموعہ)

ارشد مینا نگری

شاعر کی تعریف میں آتی ہیں، جن کے نتیجے میں ارشدؔ صاحب ہمیشہ زندہ رہیں گے ہی، ان کی قومی نظموں، گیت اور غزلوں کا چرچا بھی دور اور دیر تک ہوتا رہے گا۔"

اس پر مستزاد یہ کہ ارشدؔ صاحب کی چند اور قابلِ لحاظ وصفی خدمات یہ بھی ہیں کہ انھوں نے کئی اہم اصنافِ سخن پر مشتمل پوری پوری کتاب مرتب کر لی ہیں، جن میں دوہے، گیت، رباعیات اور بطورِ خاص "ماں" کے عنوان سے بھی حجم کے اعتبار سے ایک ضخیم تصنیف کا تکملہ کر رکھا ہے۔ جو اپنے موضوع و مواد کے لحاظ سے معرکہ آراء تو ہے ہی لیکن ادب میں یہ بشکلِ مجموعہ اولین تصنیف میں شمار کی جائے گی۔ اسی قبیل و معیار کی کئی اہم تصانیف بچوں کے ادب پر جو طباعت پذیر ہو چکیں اور جو زیرِ طبع ہیں وہ نصابِ حیات سے مختص تو ہیں ہی لیکن ادب میں بچوں کی نفسیات اور ان کے مزاج کی ترجمانی میں کشف المحجوب کی حیثیت سے اپنا جواب آپ ہوں گی۔

اب تک قطعات کے دو مجموعے کتابی صورت میں منصۂ شہود پر جگمگا سکے تھے، ایک اختر انصاری کا اور ایک نریش کمار شادؔ کا "قاشیں"۔ تیسرا مجموعہ ارشدؔ صاحب کا ہے "بولتے پتھر" کے نام سے منظرِ عام پر آ رہا ہے۔ جو عوام و خواص کی پسندیدگی کی شہادت بھی حاصل کر لینے کے لئے کافی ہوگا۔ چونکہ اس میں گوناگوں موضوعات اپنے شعری ماحول پر ایک رچاؤ کے ساتھ مرتکز ہیں، اس لئے ان کی یہ کتاب ایک انوکھی اور ایک اچھوتی پیشکش سے تعبیر کی جائے گی۔

لیکن دوگونہ بلکہ انتہائی مسرت کی بات یہ ہے کہ "بولتے پتھر" جیسی اہم تصنیف کے پہلو بہ پہلو "عید" جیسے عظیم اسلامی تہوار سے متعلق "عید" ہی کے عنوان سے ایک اور کتاب منظرِ عام پر آ رہی ہے جو عید الفطر کے متعلقات و مضمرات کی جمالیاتی تکشیف، ادب کی دسیوں اصناف میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ مختص ہوگی، جس کے نتیجے میں ارشدؔ میناگری کو۔

شاعرِ منجملۂ خاصانِ قرطاس و قلم

کے نام سے ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا، انشاء اللہ تعالےٰ

ننگِ ادب

عتیق احمد عتیقؔ

ارشدؔ میناںگری اور ''عید''

ارشدؔ میناںگری مختلف شعری اصناف میں اپنی مہارت سے نئے نئے گل بوٹے کھلاتے رہے ہیں۔ ان میں گیت، غزل، نظم، قطعات، ثلاثی، رباعی، پہیلیاں اور سانیٹ کے نام خاص طور سے لئے جا سکتے ہیں۔ گیت ان کی محبوب صنفِ سخن ہے۔ انھوں نے کئی موضوعات پر اچھے گیت لکھے ہیں۔ جن کو اہل ہنر اور اہل نظر حضرات نے خوب سراہا ہے۔

مختلف مگر اہم موضوعات پر شعری مجموعے کی پیش کش کرنا ان کا طرز تحریر رہا ہے۔ ماں کے بعد عید کے خاص موضوع پر ان کی کتاب منظر عام پر آ رہی ہے۔ جس میں کئی اصناف پر انھوں نے اشعار کہے ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ علم و ادب کی دنیا میں یہ مختلف رنگ و آہنگ کا شعری مجموعہ ایک گرانقدر اضافہ ہوگا۔ اور ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔

ابراہیم اشکؔ، ممبئی

تخلیقی جولانی کی عمدہ مثال

ارشد میناگری مجھے دیر سے ملے اور دل کی گہرائیوں میں اتر گئے۔ کبھی کبھی یوں بھی ہوتا
ہے کہ مسافر ساتھ ساتھ چلتے ہیں مگر تعارف کے بغیر اجنبی رہ جاتے ہیں۔ میں ارشد میناگری کا کلام
عرصہ دراز سے اردو کے اخبارات و رسائل میں پڑھ کر مستفیض ہوتا رہا۔ یہ بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی
تخلیق کار جس کثرت سے بالغ ذہنوں کے لیے اپنے رشحات کی برسات کرے اسی کثرت کے
ساتھ کم سن اذہان کے لیے بھی بادل بن کر برسے۔ ارشد صاحب کی یہ خوبی ہے کہ وہ دونوں
میدانوں میں موسلا دھار برستے ہیں۔ جیسے انہوں نے کوئی سمندر پی لیا ہو۔

زیر مطالعہ مجموعہ میں عید کے عنوان سے ان کی انواع اقسام کی نظمیں پڑھ کر قاری کا دل
حیرت واستعجاب میں ڈوب جاتا ہے۔ ایک ہی موضوع پر اتنا سب کچھ....؟ اور اس خوبی اور اس قدر
بے پناہ تخلیقی ہنر مندیوں کے ساتھ، آخر فیاضی اور دریا دلی کی بھی حد ہوتی ہے۔ مگر قدرت نے انہیں
تخلیقی قوت عطا کی ہے وہ بے حد وحساب ہے۔

میں انہیں اس کتاب کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ کتاب قلم کی
جولانی اور تخلیقی جولانی کی عمدہ مثال ہے۔

ڈاکٹر نذیر فتح پوری

(مدیر اسباق)

ارشدؔ مینا نگری مہاراشٹر کے ایک کہنہ مشق شاعر

اردو دنیا کے لئے ارشدؔ مینا نگری کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ وہ ساٹھ برسوں سے شعر و ادب اور اردو زبان کی خدمات سے مسلسل دم لیے بغیر انجام دے رہے ہیں۔ ادبی رسائل، غزلوں کے البم، قوالیوں کے کیسٹس کے توسط سے ارشد مینا نگری کا نام اردو داں اور اردو نواز طبقوں تک پہنچتا رہتا ہے۔ ہندوپاک کے معیاری ادبی رسائل میں ان کی تخلیقات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ وہ مہاراشٹر کے ایک مقبول و محبوب شاعر ہیں۔ ان کی شہرت ادبی رسائل کی مرہونِ منت نہیں ہے۔ بلکہ وہ مشاعروں کے ایک کامیاب شاعر کی حیثیت سے سارے ملک میں جانے جاتے ہیں۔ ملک کے اہم کل ہند مشاعروں میں ان کو مدعو کیا جاتا ہے۔ وہ جس مشاعرے میں شرکت کرتے ہیں اس مشاعرے میں سامعین کا وہ دل جیت لیتے ہیں۔ تحت اللفظ بھی خوب پڑھتے ہیں اور ترنم بھی معقول ہے۔ پڑھنے کا انداز منفرد ہے۔ وہ جب شعر تحت میں پڑھتے ہیں تو سراپا شعر ہو جاتے ہیں۔ شعر کے معنوی تقاضوں کے مطابق اسٹیج پر حرکات کرتے ہیں۔ ان حرکات سے اسٹیج لرز اٹھتا ہے۔ کم از کم آدھا گھنٹہ تک سامعین ان کو ڈائس چھوڑنے نہیں دیتے۔ فرمائش پر فرمائش چلتی ہیں اور یہ حضرت سناتے جاتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے انھوں نے جارحانہ انداز میں مائیک پر قبضہ کر رکھا ہے۔ شہ نشین پر بیٹھے ہوئے شعراء کی بے چینی قابل دید ہوتی ہے۔ یہ باتیں میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ان کے ساتھ میں نے مشاعرہ پڑھا ہے۔ چشم دید گواہ ہوں۔ تقریباً ربع صدی قبل کا ایک واقعہ مجھے آج تک یاد ہے۔ ودربھ کے ایک مقام بالاپور پر ایک کل ہند مشاعرہ تھا۔ اس مشاعرے میں منشاء الرحمٰن منشاء، ودربھ کے اہم شعراء، کرشن بہاری نور، انجم جبلپوری، ارشد مینا نگری اور راقم الحروف مدعو تھے۔ یہ مشاعرہ میری زندگی کا ایک یادگار مشاعرہ ہے۔ اس مشاعرے میں ہی حضرت ارشدؔ مینا نگری سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ایک دن ایک رات ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا۔ مولانا حالیؔ نے یادگارِ غالب میں غالبؔ کے اخلاق و عادات پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھا تھا کہ غالبؔ سے جو کوئی ایک بار ملتا دوبارہ ملنے کی آرزو دل میں رکھتا ہے۔ یہی حال ارشدؔ مینا نگری کا ہے وہ پہلی ملاقات میں ہی ملنے والے کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ اس زمانے میں وہ معلم تھے۔ اس لئے بہت جلد ہم دونوں ایک دوسرے سے بے تکلف

گئے۔ چونکہ میں بھی اسی پیشے سے وابستہ تھا۔ مشاعرہ ساڑھے نو بجے شب تھا۔ اس مشاعرے میں
شد میناگری کو ان کے شاعرانہ مرتبہ کے اعتبار سے شعر پڑھنے کے لیے بلایا گیا۔ یہ حضرت مائیک پر
ے اور نظمیں سنانے لگے۔ سامعین نے نظموں کو اور ان کے پڑھنے کے انداز کو بہت پسند کیا۔ اور شاید
اس علاقے میں اس سے پہلے بھی کئی بار آچکے تھے اس لئے سامعین فرمائشیں کرتے رہے۔ اس
رح ارشد صاحب چالیس منٹ تک دالیس پر جمے رہے۔ ان کے بعد ناظم مشاعرہ نے جناب انجم
پوری کو دعوت غزل سرائی دی۔ انجم جلبپوری کا ترنم بڑا پرسوز تھا۔ سہل ممتنع کی یہ خوبصورت غزلیں
رد آواز میں وہ سنایا کرتے تھے اور مشاعرہ لوٹ لیتے تھے۔

بالا پور کے اس مشاعرے میں جب ان کو ارشد میناگری کے بعد پڑھنے کے لیے بلایا گیا تو
جم نہ پائے وہ غزل پڑھ رہے تھے اور سامعین ارشد صاحب کو دوبارہ بلوایئے یہ تقاضا کر رہے
ے۔ انجم جلبپوری نے دو غزلیں سنائیں۔ لیکن عوام کی سرد مہری دیکھ کر برہم ہو گئے اور جلد مائیک
وڑ کر اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئے۔ ناظم مشاعرہ نے ارشد میناگری کو مجبوراً دوبارہ مائیک پر آنے کی
ت دی۔ اس دوران جناب کرشن بہاری نور نے انجم جلبپوری سے کہا۔ ''استاد مشاعرہ تو ارشد نے
ٹ لیا۔'' یہ سن کر انجم جلبپوری نے ارشد میناگری کی شاعری کے متعلق انتہائی نامعقول و بیہودہ فقرہ
س دیا۔ اس فقرے کو ارشد میناگری نے سن لیا۔ مائیک ہاتھ میں لے کر انجم جلبپوری کو ترکی بہ ترکی
اب دیا۔ دیر تک دونوں میں فقرہ بازی جاری رہی، معاملہ لڑائی تک پہنچ گیا۔ انجم جلبپوری زیادتی
ر رہے تھے۔ غالباً وہ ہوش میں نہیں تھے، انتہائی حقارت سے ذلت آمیز گفتگو کر رہے تھے۔ حضرت
شد بھی آپے سے باہر ہو چکے تھے۔ پھر ہم سب نے معاملے کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے مداخلت
ی۔ کرشن بہاری نور جلتی پر تیل ڈالنے کا کام انجام دے رہے تھے، وہ لطف اٹھا رہے تھے۔ ہم سب
نے ان کو بھی سمجھایا کہ حضور اب بس کیجئے معاملہ سنگین روپ اختیار کر چکا ہے۔ میں نے ارشد صاحب
و اسٹیج سے دور لے جا کر سمجھایا کی حضرت کیا غضب کر رہے ہیں، وہ نشہ میں ہیں۔ ان کو تو سمجھایا
یں جا سکتا۔ آپ صبر کیجئے، ضبط کیجئے۔ میرے سمجھانے پر ارشد صاحب کا غصہ ختم ہو گیا۔ اس کے
د مشاعرہ جاری رہا۔

اس یادگار مشاعرے کے بعد دو چار ماہ بعد میں اپنے بھانجوں سے ملنے مالیگاؤں گیا تو

حضرت ارشد میناگری صاحب کے مکان پر بھی گیا۔ وہ ممبئی گئے ہوئے تھے، ملاقات نہ ہوسکی
۱۹۹۳ء میں مجھے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کا رکن بنایا گیا۔ ایک دن ممبئی میں اسٹیٹ اردو اکیڈ
کی میٹنگ کے بعد اچانک ارشد میناگری صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ وہ بہت ٹوٹ کر ملے۔ رَ
گفتگو کے بعد انہوں نے بتایا کہ چھوٹے بچوں کے لئے لکھی ہوئی نظموں کا مجموعہ بعنوان ''دھرتی ۔
تارے'' کا مسودہ اکیڈمی میں امداد کے لئے داخل کر آیا ہوں۔ ایک مسودہ مجھے دیا، میں اس وقت
مسودہ کمیٹی کا رکن تھا۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا، وہ مصروف تھے دس منٹ کے اندر ہی چلے گئے
اس کے بعد ان سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ البتہ ان کے بارے میں معلومات اخبارات
اور مشاعروں کے اشتہارات کے ذریعے مل جاتی تھی۔ رسائل میں ان کا کلام بھی اکثر شائع ہوتا رہ
ہے اسلئے ان کی تخلیقی سرگرمیوں سے میں باخبر رہتا ہوں۔

ایک سال قبل ہمارے شہر ناندیڑ کے ایک محنتی معلم یوسف خاں صاحب کا مالیگاؤں کے کس
کالج میں بحیثیت لیکچرار تقرر عمل میں آیا۔ وہ میرے بڑے قدرداں ہیں، شاعر ہیں، بڑے فعال
ہیں۔ انہوں نے مالیگاؤں کے تخلیق کاروں سے رابطہ قائم کیا۔ وہ ارشد میناگری صاحب سے بھی
ملے۔ ان کو انہوں نے میرا مجموعہ کلام دیا۔ مجھ پہ لکھے ہوئے مضامین کی کتاب ''گلِ باغِ وفا'' بھی
ان کو دی۔ ارشد صاحب نے یوسف خاں صاحب سے میرا اسیل نمبر لیا اور ہماری بات چیت کا سلسلہ
جاری ہوگیا۔ مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ ان سے ربط قائم ہوگیا۔ میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھت
ہوں کہ انہوں نے عید پر لکھی ہوئی نظموں کا انتخاب میرے پاس بھیجا اور خواہش ظاہر کی کہ میں کچھ
لکھوں۔ ان کے حکم کی تعمیل میں ہی یہ مضمون لکھ رہا ہوں۔

''عید'' کے موضوع پر ارشد میناگری نے اب تک جتنی نظمیں لکھی ان کا ایک مجموعہ انہوں
نے ترتیب دیا ہے جو ۱۲۰ ر صفحات پر مشتمل ہے۔ اس انتخاب میں تقریباً ۱۳ ر اصناف شاعری میں
نظمیں ہیں۔ قطعات، رباعیات، مسدس، تثلیثات، سانیٹ، غزل، دوہا غرض تمام اصنافِ شاعری
میں عید پر انہوں نے اپنے احساسات، خیالات کو بیان کیا ہے۔ ان نظموں پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالنے
پر ہی اندازہ ہوگیا کہ جناب ارشد میناگری صاحب کا تجربہ اور مشاہدہ بڑا گہرا ہے۔ ان کی شاعری کی
جڑیں ہماری اپنی زمین میں گڑی ہوئی ہیں۔ اپنے معاشرے کے احوال سے وہ بخوبی واقف ہیں۔

ت کا رخ کیا ہے، وقت کا تقاضہ کیا ہے، غرباء پر کیا بیت رہی ہے، لاچاروں، محنت کشوں کا کیا ہے۔ ظالموں جابروں اور رئیسوں کا کیا حال ہے۔ وہ سب سے اچھی طرح واقف ہیں۔ بیت کے سچے خادم کی طرح وہ ساری چیزیں دیکھ رہے ہیں۔ حالات کے ظلم وستم کو اپنی روح میں ب کر رہے ہیں۔ اس کا یہ گہرا تاثر پیکر شکر میں ڈھل کر ان کے قلم کے توسط سے قرطاس پر آ جاتا ۔ ان کی نظموں میں روح عصر جلوہ گر ہے۔ حالانکہ یہ نظمیں عید پر ہیں، عید بہ معنی خوشی، لیکن یہ ی بھی غموں سے کیسی لبریز ہوتی ہے اس کی حقیقی تصویر کشی انہوں نے ان نظموں میں کی ہے۔

ارشد میناگری نے بڑی حساس طبیعت پائی ہے۔ ایک حساس طبع انسان ہی خموشی کو متکلم یں کرتا ہے۔ اور اداسی میں تبسم کا نظارہ کرتا ہے۔ اور غیر معمولی عصری شعور رکھنے والا شاعر ہی اس ح کے اشعار کہہ سکتا ہے۔

مدتوں بعد آیا ایسا دن　　محفلوں میں طرب کے بن
دھڑکنوں میں ہیں سسکیاں لیکن　　لب پہ ارشد غزل سرائی ہے
عید آئی ہے، عید آئی ہے

دیکھ کر اپنے روتے بچوں کو　　بے تحاشا بلک اٹھی ممتا
ہو گیا فاقہ عید کے دن بھی　　چشم دل سے چھلک پڑی ممتا
بھڑکا شعلہ بھی ٹپکی شبنم بھی　　عید کیا جشن بھی ہے ماتم بھی؟
مسکراہٹ بھی اشکبار ہوئی　　شادمانی بھی دل فگار ہوئی
ارشد امید تار تار ہوئی　　زندگی زندگی نہیں لگتی
عید بھی عید سی نہیں لگتی

''دھرتی کے تارے'' اس تصنیف کی علمی، ادبی اور تعلیمی حلقوں میں بڑی پذیرائی ہوئی۔ اب عید'' عنوان سے ان کا چوتھا شعری مجموعہ منظر عام پر آ رہا ہے۔ اس مجموعے کی چند منتخب نظمیں ارشد نگری صاحب نے میرے پاس بھیجی ہیں۔ یہ کتاب شاید عید تک منظر عام پر آ جائے گی۔ میں نے ن نظموں کا سرسری مطالعہ کیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ ان نظموں کا خالق ایک غیر معمولی شاعر ہے۔ تیرہ ناف شاعری میں عید اس عنوان پر نظمیں لکھا کسی معمولی شاعر کے بس کی بات نہیں ہے۔ عید یہ ایک

ایسا عنوان ہے جس میں خوشیوں کا ذکر ہوتا ہے۔ عید کی خوشیوں کو نظموں، قطعات، رباعیوں، تثلیث، سانیٹ اور مسدس میں بیان کرنا ارشد میناگری کے ہی بس کی بات ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قادر الکلام شاعر ہیں۔ اور لفظ و معنی پر بے پناہ قدرت رکھتے ہیں۔ ان نظموں کے مطالعے سے پتہ ہے کہ ارشد میناگری کا مشاہدہ بڑا گہرا ہے۔ ان کے فن کی جڑیں ہمارے اپنے معاشرے میں پیوست ہیں۔ ہمارے سماج میں، شہر میں، ریاست میں اور ملک میں کیا چل رہا ہے اس سے وہ اچھی طرح واقف ہیں۔ اعلیٰ انسانی قدروں پر پختہ یقین رکھنے والے اس مثالی معلم کو اللہ تعالیٰ نے بے قدرتِ اظہار کی دولت سے نوازا ہے۔ بم دھماکوں اور فسادات کے وحشت ناک منظروں کو اپنوں خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ان مشاہدات اور تجربات کا نچوڑ 'عید' اس عنوان پر لکھی ہوئی نظم میں آ گیا ہے۔ غم اور خوشی کی متضاد کیفیتوں کو بڑے سلیقے سے انہوں نے شعر میں ڈھالا ہے۔ امیر اور غریبوں کی عید کے فرق کو واضح کیا ہے، ایک نہایت حساس انسان کی طرح انہوں نے تمام لوگ کے دکھ درد، کرب و اضطراب کو اپنی روح میں جذب کیا پھر یہی سب کچھ لفظوں کے سہارے قلم توسط سے قرطاس پر لکھ دیا۔ خوشیوں کی تہہ میں غم کی لہریں موجزن نظر آتی ہیں۔ اس سے قبل آپ ان کی کچھ نظموں کے بند ملاحظہ کیئے، ان کے ایک نظم کا یہ بند ملاحظہ کیجئے۔

یوں دھماکوں کا لاوا پھوٹ گیا
دلہنوں کا سہاگ لوٹ گیا
رشتوں ناتوں کا ساتھ چھوٹ گیا
ڈوب کر خون میں نہائی ہے
عید آئی ہے، عید آئی ہے

عام اور بے بس مظلوموں کے درد و کرب کی المناک تصویریں مجموعہ کی بیشتر نظموں آپ کو ملیں گی۔ دوہوں میں بھی انہوں نے عید کی خوشیوں اور غموں کو بیان کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ دوہا ایک ہندی صنف ادب ہے۔ اس کی بحر بھی ہندی ہوتی ہے۔ عید کے دن ایک سہاگن شوہر جب گھر پر نہیں ہوتا تو اس پر کیا گزرتی ہے۔ اس کو خالص ہندوستانی رنگ میں انہوں نے پیش کیا ہے۔ ان کی بیشتر نظموں میں ہندوستان کی قومی یکجہتی، اتحاد و اتفاق پر بڑا خوبصورت اور

ات کا اظہار ہم کوملتا ہے۔وہ جذبات کو بھڑکانے والی شاعری نہیں کرتے بلکہ اصلاحی نقطہ نظر کے
ھ وہ شعر کہتے ہیں۔ یہ ان کی شاعری کا سب سے زیادہ قابل قدر پہلو ہے۔
جناب ارشد مینا نگری کی اب تک تین ضخیم شعری تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ علمی اور ادبی
وں میں ان کی پذیرائی ہوتی ہے۔ یہ ان کا چوتھا شعری مجموعہ ہے۔ اور انہوں نے مختلف
وعات پر مختلف شعری مجموعے ترتیب دیئے ہیں۔ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی زنبیل
تقریباً ایک سونو شعری مجموعے تیار ہیں۔اور باذوق حضرات کے ہاتھوں تک پہنچنے کے لئے بے
رہیں۔دیکھئے ارشد صاحب ان مجموعوں کوکب شائع فرماتے ہیں۔حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک
یت مصروف زندگی گزارتے ہوئے بال بچوں کی بہترین تربیت کرتے ہوئے ایک ذمہ دار شوہر،
پ، بھائی اور مثالی معلم کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے ارشد مینا نگری اس قدر بڑی مقدار میں
قی کام کیسے کر لیتے ہیں۔آپ ممبئی فلمی دنیا سے جڑے ہوئے ہیں۔قوالوں سے یارانہ ہے،غزل
یکوں سے بھی اچھے مراسم ہیں۔ان سب کو خوش رکھتے ہوئے وہ بے مثال تخلیقی سرمایہ اکٹھا کر
ئے ہیں یہ بات واقعتاً حیرتناک ہے۔زیادہ ادبی،تخلیقی سرمایہ جمع کر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔
نہ زیادہ معیاری سرمایہ دنیا کو دینا واقعی نہایت مشکل کام ہے۔ یہ مشکل کام ارشد مینا نگری نے بہ
انی انجام دیا ہے۔اس لئے ان کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ان کی ذات سے متعلق ان کے
نے شہر کے ڈاکٹر افتخار احمد نے بڑی اچھی بات کہی ہے۔میں اسی بات کے اقتباس پر اپنا مضمون ختم
تا ہوں۔

"اس نے (ارشد مینا نگری) بنکروں کے اس اجنبی شہر میں اپنا ایک انوکھا کارخانہ سجایا۔جہاں
ے پاورلوم مشینوں کے بے ہنگم شور کی بجائے دل اور روح کو چھو لینے والے نغمے بلند ہوتے ہیں۔"

ہر لحظہ نیا طور نئی برقِ تجلی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طے

ڈاکٹر فہیم احمد صدیقی

زود گو اور خوب گو سخن ور

ارشد مینانگری ایک زود گو اور خوب گو سخن ور ہیں۔ نئے نئے عنوانات سے نظمیں کہنا اور ق
شعر کی راہ میں نئے تجربوں سے گزرنا گویا ان کا مشغلہ ہے۔اس سے قبل بھی ان کے شعری مجمو
طباعت و اشاعت کے مراحل سے گزر کر اہل ذوق سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ زیر نظ
مجموعہ ان کی ان نظموں کا مرقع ہے جو انھوں نے 'عید' کے موضوع پر قلم بند کی ہیں۔ایک ہی عنوان
اتنی ساری نظمیں کہنا شاید اتنا مشکل نہیں لیکن ان نظموں میں تنوع کے ساتھ دل چسپی برقرار رکھنا یق
ایک مشکل امر ہے۔ جو ارشد میناںگری کا ہی حصہ ہے۔

انھوں نے عید کے موضوع پر ثلاثی، رباعیات، سانیٹ، غزل کی ہیئت کے ساتھ خم
مسدس اور قطعات کی اصناف کا بڑی بے تکلفی سے استعمال کیا ہے۔اور ان کا قلم ہر صنف اور ہر ہیئ
کے برتاؤ میں کامیاب گزرا ہے۔ ان نظموں میں بچوں اور بڑوں دونوں کے لئے انبساط و فکر
یکساں طور پر سامان موجود ہے۔ ایسی کامیاب کوشش پر داد نہ دینا زیادتی اور ناانصافی سے عبار
ہوگا۔

امید ہی نہیں یقین بھی ہے کہ اس مجموعے کی کماحقہ پذیرائی ہوگی اور عید کے عنوان
توسط سے ارشد میناںگری کے خیالات و پیغامات قارئین تک پہنچیں گے جو ان کے ذہن کو صحیح رخ
سوچنے پر مائل کریں گے۔ یہی سچا خراج تحسین ہوگا اور ان کی کاوش کے مقصد کی تکمیل بھی۔

ایک ہی عنوان پر ایسی دل چسپ اور متنوع نظمیں لکھنے پر ارشد میناںگری واقعی مبارکباد
مستحق ہیں۔

اللہ کرے فکرِ سخن اور زیادہ!

اسحٰق خضر
(مالیگاؤں)

© جملہ حقوق بحق شاعر (ارشدؔ میناںگری) و ورثاء محفوظ

نامِ کتاب		"عید" (شعری مجموعہ) "Eid" (Poetry)
شاعر		ارشدؔ میناںگری (مالیگاؤں، ضلع ناسک) Arshad Meena Nagri
تاریخ پیدائش و		۳/مارچ ۱۹۴۲
مقامِ پیدائش	:	میناںگر (دھرن گاؤں)، ضلع جلگاؤں، مہاراشٹر
اشاعتِ اوّل	:	۱۰/ستمبر ۲۰۱۰ء (عیدالفطر)
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	ایک سو پچاس (۱۵۰) روپے
ترتیب وتہذیب	:	ندیم ارشدؔ، مقیم ارشدؔ، کلیم ارشدؔ، فہیم الدین
زیراہتمام وناشر	:	بزمِ ارشدؔ (کل ہند اردو، ہندی، مراٹھی ادبی انجمن) علیم طاہرؔ، عظیم الدین، نعیم الدین (گھر نمبر ۵۱، سروے نمبر ۱۹، مومن پورہ، مالیگاؤں)
پروف ریڈنگ	:	حلیمہ بی، نشاط ارم، انبساط ارم
سرورق وکمپوزنگ	:	ایس آر گرافکس (شفیق احمد)
مطبع	:	شارپ آفسیٹ پرنٹرز، مالیگاؤں
ملنے کے پتے	:	❶ ارشدؔ میناںگری، Mob.9823145386 گھر نمبر ۵۱، سروے نمبر ۱۹، مومن پورہ، مالیگاؤں ❷ ارشدؔ میناںگری شاپنگ کامپلیکس پلاٹ نمبر ۲۸، اشرف نگر، دیانہ شیوار، مالیگاؤں Mob. 9323177531 (Aleem Tahir)

عید کے رنگوں میں ارشدؔ مینانگری

ارشدؔ مینانگری پہلودار شخصیت ہیں۔ وہ صرف ایک صنف سخن کے شاعر نہیں بلکہ مختلف اصنافِ سخن پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکے ہیں۔
حمد و مناجات، منقبت، دعا، غزل، قطعات، رباعی، ثلاثیاں، ہائیکو، دوہے، نظمیں، سری چھند، کہہ مکرنیاں، ٹپے، سانیٹ، نظم معری، نثری نظمیں وغیرہ اصنافِ سخن پر کامیاب طبع آزمائی کر چکے ہیں۔
ارشدؔ مینانگری میرے انتہائی پسندیدہ شاعر اس لئے نہیں ہیں کہ مجھے ان کے فرزند ارجمند ہونے کا شرف حاصل ہے اور نہ ہی اس لئے بھی کہ وہ میرے قابل استاذ ہونے کی بساط رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کی ہمہ جہت شخصیت کی مقناطیسیت مجھے اپنی جانب کھینچنے کی فطری کشش رکھتی ہے۔ یہی وہ کشش ہے جو دنیائے اردو ادب، دنیائے ہندی ادب، دنیائے مراٹھی ادب کے بے شمار قارئین سے بے ساختہ داد و تحسین وصول کرتی ہے۔ وہ بیک وقت اردو زبان کے ساتھ ساتھ ہندی اور مراٹھی زبانوں میں بھی شاعری کرتے ہیں۔ جو شاعری اپنی اعلیٰ ترین شکل کے ساتھ سادگی کا حسن بھی رکھتی ہے۔ سہل ممتنع کی برجستہ تراکیب، ارضی تشبیہات، ارضی کیفیات، نیا آہنگ، جوش و ولولہ، تازگی و توانائی، علامتی اسلوب، سلیس اور رواں زبان، رمزیت و اشاریت، نرم و نازک کومل احساسات سے بھرپور لب و لہجہ، مترنم آواز کا عزم و استقلال، حسین تشبیہات اور استعارات، آرزومندی، نئے اور جدید تجربات، سریلاپن، نئے امکانات کی نشاندہی، سیکولرازم کا پیغام، جہاں دیدگی و زمانہ شناسی، گفتگو میں محو فطری بے چینیاں، دھیمی دھڑکنوں کو متحرک کرنے کا گر، تیکھا کرارہ اندازِ بیان، شگفتہ و شریر احساس لیے ادبی بلندیوں کو چھوتی ہوئی نظمیں، محققین کو انگشت بدنداں کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتیں۔ شعری مجموعہ عید کی اشاعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔

علیم طاہرؔ
Triple M.A. B.Ed.
Mob. 9323177531

اللہ ھو

روشن روشن پہلو
ساون ساون ہر سو
گلشن گلشن خوشبو
اللہ ھو ، اللہ ھو

جلوؤں میں شادابی
ہیروں میں بے تابی
رنگوں میں بے خوابی
ظلمت ظلمت جگنو
اللہ ھو ، اللہ ھو

کوئل کوئل چہکے
جنگل جنگل مہکے
بادل بادل بہکے
بن میں دوڑے آہو
اللہ ھو ، اللہ ھو

شعلہ شعلہ شبنم
مژدہ مژدہ ہر غم
صدمہ صدمہ مرہم
ہنس دیتے ہیں آنسو
اللہ ھو ، اللہ ھو

گلزار ہوئی مٹی
زردار بنی مٹی
دلدار پری مٹی
اٹھلاتی ہے ہر سو
اللہ ھو ، اللہ ھو

جھرنے جھیلیں تالاب
پربت دریا مہتاب
منظر منظر شاداب
اور کوئل کی کو کو
اللہ ھو ، اللہ ھو

دامن ہیں خوش آثار
روشن ہیں در و دیوار
آنگن ہیں گل وگلزار
رونق ہے کو بہ کو
اللہ ھو ، اللہ ھو

مستی میں یوں جھومے
دھرتی کو گگن چومے
ارشد جو نین گھومے
دیتا ہے دکھائی تو
اللہ ھو ، اللہ ھو

دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو
چمن چمن میں روپ تمہارا مہک رہا ہے ہر سو، کیا بات تمہاری
کلی کلی میں رنگ تمہارا پھول پھول میں بو، رُت پیاری پیاری
دلکش دلکش سماں سرشار ہوا، مست ہوئی ہر نظر، دل جھوم اٹھا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو
رنگِ شفق ہے عکس تمہارا حسنِ افق پر تو، پر کیف نظارے
سورج کے جلوؤں کی تم سے روشن ہے ہر ضو، پرنور ستارے
رنگ برنگا سماں ہے کھلا کھلا، رنگ تمہاری نظر کے دکھا رہا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

مترنم جھرنوں کی فضا میں مست ہوا کا ساز ، تم ہی تو بجائے
کہساروں میں گونجنے والی راگ بھری آواز ، تم ہی تو لگائے
کیف نشیں ہے فضا ، دلربا صدا ، جھوم رہا ہے سماں ، جانفزا ہوا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو
تاروں کی جھلمل میں بھی تو ہنستے ہو تم ہی ، اے نورِ مجسم
ایک تمہارے عکس نظر سے چمکے ہر بجلی ، اے حسنِ دو عالم
منظر منظر نظر یوں گھما دئے ، ذرہ ذرہ ستارا بنا دئے
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو
شبنم کے قطروں میں تم ہی موتی سے چمکے ، چاندنی کے جلوے
ہیروں کی تابانی کے ہر جلوے میں دمکے ، رنگیں بن بن کے
ذرہ ذرہ تمہیں سے ہوا حسیں ، سوا تمہارے کہیں بھی کوئی نہیں
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

جھیل جھیل میں کنول کنول ہے جلوؤں سے معمور، رنگین کنارے
پربت پربت، وادی وادی، رنگ برنگے نور، گل پوش نظارے
مہکی مہکی فضا میں بسے تمہیں، موتی موتی تمہیں سے ہوا حسیں
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو
گل بن بن کے کلی کو چوم رہا ہے کون، یوں ہنستے ہنستے
ڈالی ڈالی مستِ خوشی میں جھوم رہا ہے کون، جھونکوں سے ہوا کے
قلب ونظر میں نشہ سا عیاں ہوا، تم ہی چھپے دلربا ہر ادا ادا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو
بلبل کے سرمست سروں میں بول رہے ہو تم، گلزار فضا میں
کوئل کی ہر کوکو میں رس گھول رہے ہو تم، چڑیوں کی صدا میں
ارشدؔ کو بھی پیا رُخ دکھا ذرا، حسرت ہے اک یہی بس یہی دعا
من میں بسی ہے بسی ہے یہی آرزو
دیکھوں یا نبیؐ میں تمہیں رو برو

عید کی جلوہ باریاں

زمین لالہ زار ہے
فلک بھی خوشگوار ہے
بہار ہی بہار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے
محبتیں فریفتہ
سماں سرور و کیف کا
نظر، نظر پہ شیفتہ
دلوں پہ دل نثار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

خلوص و مہر کے صلے
گلے سے یوں گلے ملے
کلی سے جیسے گل کھلے
حریف حریف یار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے
صدا صدا چہک اٹھی
فضا فضا مہک اٹھی
ادا ادا لہک اٹھی
خمار ہی خمار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

نظر کرے بہانے کیوں
قرارِ دل نہ مانے کیوں
دلوں میں پھر بھی جانے کیوں
مچلتا انتظار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

چہک لہک ہے چار سو
خوشی بسی ہے کوبکو
مسرتوں کے رو برو
ملال ، شرمسار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

یقین پر گمان پر
نظر کے آسمان پر
شعور کے جہان پر
خوشی کا اختیار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

یہ لڑکے اور لڑکیاں
یہ میٹھی میٹھی بولیاں
مچی ہوئی ہیں مستیاں
حسین انتشار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

یہ بچہ بچہ پھول سا
یہ عورتیں پری نما
بزرگ مثلِ آئینہ
شباب آشکار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

فقیر خوش بیاں ہوئے
امیر سب عیاں ہوئے
اسیر شادماں ہوئے
خلوص ہمکنار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

نہیں ہے بیر، بیر بھی
چھپی ہے شر میں خیر بھی
گلے ملے ہیں غیر بھی
ستم بھی غمگسار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

یہ بچے یوں ادب کریں
سلام جھک کے سب کریں
پھر عیدیاں طلب کریں
یہ رسمِ اعتبار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

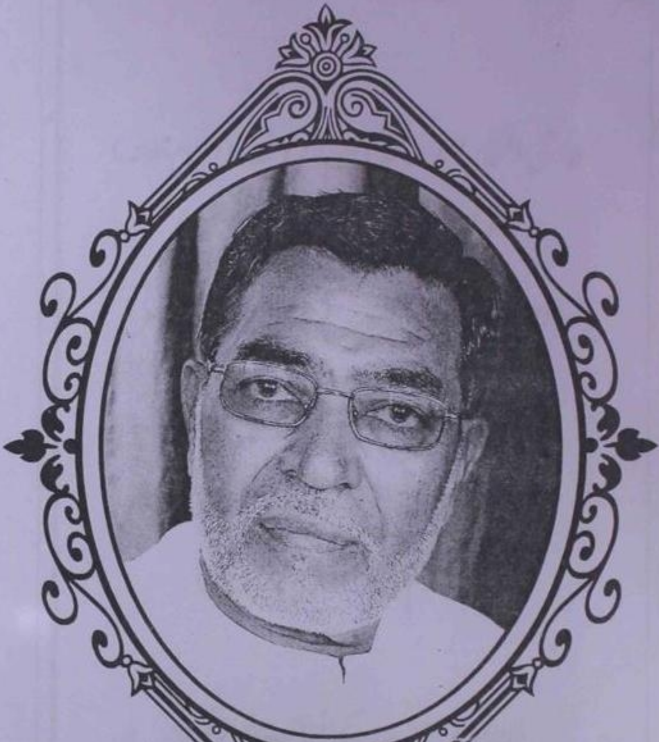

ARSHAD MEENANAGRI

در انسیت کے کھل گئے
دلوں کے میل دھل گئے
رقیب دے کے گل گئے
یہ نفرتوں کی ہار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے
بنا کے خود کو گل جھری
کرے پیا سے مسخری
پیا کہے اری اری
مذاق خوشگوار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے
عداوتوں کو توڑ دے
محبتوں کو جوڑ دے
تو نفرتوں کو چھوڑ دے
پیامِ عید پیار ہے
کہ عید جلوہ بار ہے

ہنستا گاتا ساون

دھنک کا ست رنگی کنگن
آبشاروں کا بہتا من
مچلتی جھیلوں کا درپن
مہکتا پیار بھرا گلشن
عید ہنستا گاتا ساون

بنا ہے گل ، پتھر پتھر
سرور و کیف، بسا گھر گھر
جھومتا ہے منظر منظر
مہک اٹھا آنگن آنگن
عید ہنستا گاتا ساون

بنائے دشمن کو بھی یار
کرے انکار سے یہ اقرار
ملنساری کا یہ کردار
پیار کے رشتوں کا بندھن
عید ہنستا گاتا ساون

یہ ارشدؔ پیار سے دل جوڑے
دلوں کی رنجش کو توڑے
ملن کی جانب دل موڑے
ملائے سجنی سے ساجن
عید ہنستا گاتا ساون

میرے محبوب ہے محبت عید

عیش و عشرت نہ شان و شوکت عید
سونا چاندی نہ مال و دولت عید
تخت نہ تاج نہ حکومت عید
میرے محبوب ہے محبت عید

حسن ، پاکیزگی ، نفاست عید
مہکے احساس کی لطافت عید
مسکراتے گلوں کی رنگت عید
میرے محبوب ہے محبت عید

اس کے دل کو کوئی بھی غیر نہیں
اس کو ہرگز کسی سے بیر نہیں
اس کا پڑتا کسی پہ پیر نہیں
ساری انسانیت کی چاہت عید
میرے محبوب ہے محبت عید

دشمنوں کو معاف کرتی ہے
ہر کدورت کو صاف کرتی ہے
پیار کا اعتراف کرتی ہے
اطمینان و سکون و راحت عید
میرے محبوب ہے محبت عید

یہ امیر و غریب کا رشتہ
دل سے زیادہ قریب کا رشتہ
ایک سچے حبیب کا رشتہ
ارشد ہم پر خدا کی رحمت عید
میرے محبوب ہے محبت عید

عید کی کیا بات ہے

6166

نظر نظر میں جلوؤں کی بارات ہے
نفس نفسمیں خوشبوؤں کا ساتھ ہے
ہاتھ ہاتھ میں اک دوجے کا ہاتھ ہے
عید ہے یہ، عید کی کیا بات ہے

فضا فضا ہے مہکی مہکی کیا کہنے
ادا ادا ہے بہکی بہکی کیا کہنے
نوا نوا ہے چہکی چہکی کیا کہنے
دن سے بھی پر نور اس کی رات ہے
عید ہے یہ، عید کی کیا بات ہے

آنسو آنسو مسکانوں میں کھو گیا
آناً فاناً داغ دلوں کے دھو گیا
ظلمت ظلمت جیسے اجالا ہو گیا
جیت خوشی کی اور غموں کی مات ہے
عید ہے یہ، عید کی کیا بات ہے

پیاری پیاری قیمتی سوغات سے
ہمدردی کے لاقیمت جذبات سے
فطرہ ، زکوٰۃ و صدقہ و خیرات سے
سکھ والوں کا سکھ، دکھیوں کے ساتھ ہے
عید ہے یہ ، عید کی کیا بات ہے

دشمن سے بھی یار کے جیسی مل جائے
چاہنے والے دل پر جیسے دل جائے
کانٹوں میں بھی پھول کے جیسی کھل جائے
اس کی نظر میں ذات ہے نہ پات ہے
عید ہے یہ ، عید کی کیا بات ہے

بول ، خوشی کے جیسا کوئی بول نہیں
ہیرے کا بھی اس کے برابر تول نہیں
یہ وہ خوشی ہے جس کا کوئی مول نہیں
رب کی ارشدؔ قیمتی سوغات ہے
عید ہے یہ ، عید کی کیا بات ہے

عید کی جنت

پریوں کی جیسی جا بجا رنگت سنور گئی
پھولوں کی عطریات کی خوشبو بکھر گئی
حوروں کی طرح چار سو دنیا نکھر گئی
عید آئی یا زمین پہ جنت اتر گئی

انجم ہیں نگاہوں میں تو ہونٹوں پہ تبسم
دھڑکن میں ہے سرور تو سانسوں میں ترنم
دل جھوم اٹھے ایسا ہے پر کیف تکلم
نیرنگ نظارے ہیں جدھر بھی نظر گئی
عید آئی یا زمین پہ جنت اتر گئی

کلیوں کی طرح لگتی ہیں خوش رنگ لڑکیاں
گلدستوں جیسی مہکے ہیں بچوں کی ٹولیاں
کانوں میں شہد گھولتی ہیں میٹھی بولیاں
نظروں میں کیا بہار کی رنگت ٹھہر گئی
عید آئی یا زمین پہ جنت اتر گئی

نظروں میں ہے خمار تو مسرور ہیں چہرے
خوش رنگ ہیں لباس تو پرنور ہیں چہرے
سب کے سرور و کیف سے معمور ہیں چہرے
مغموم زندگانی کی نوبت گذر گئی
عید آئی یا زمین پہ جنت اتر گئی

مطلوب ہر حسیں کو ہیں چاہت کی پناہیں
گلشن میں ہر اک گل کھلا، کھولے ہوئے باہیں
یوں پڑتی جوانوں پہ حسینوں کی نگاہیں
جیسے کہ تتلیوں کی نظر پھول پر گئی
عید آئی یا زمین پہ جنت اتر گئی

احباب کیا رقیب بغل گیر ہو گئے
اندھیارے اضطراب کے تنویر ہو گئے
پھولوں کی طرح، زہر بھرے تیر ہو گئے
ارشدؔ عناد و بغض کی ہر سوچ مر گئی
عید آئی یا زمین پہ جنت اتر گئی

عید کی راحتیں مبارک ہوں

دلکشا ، چاہتیں مبارک ہوں
خوشنما ، فرحتیں مبارک ہوں
بے بہا ، رحمتیں مبارک ہوں
عید کی راحتیں مبارک ہوں

انجم افشانی ہے نگاہوں میں
آ گئے دل، دلوں کی باہوں میں
پھول کھلنے لگے ہیں راہوں میں
دلنشیں، رنگتیں مبارک ہوں
عید کی راحتیں مبارک ہوں

شیر خورمے کی دلکشا لذت
اور ملذّز طعام کی برکت
روح کی تازگی بنے شربت
رب کی یہ نعمتیں مبارک ہوں
عید کی راحتیں مبارک ہوں

ماہِ رمضاں بنا کرم ہم پر
ایک نیکی میں نیکیاں ستر
ہو گئے ہیں بلند اپنے سر
فضل کی عظمتیں مبارک ہوں
عید کی راحتیں مبارک ہوں

دل لگے شکر کی مالا جپنے
سرخرو خیر کے ہوئے سپنے
اپنے کیا غیر بھی ہوئے اپنے
انس کی نسبتیں مبارک ہوں
عید کی راحتیں مبارک ہوں

بھول کے آج سارے شکوے گلے
ٹوٹے دل، ٹوٹ کے، دلوں سے ملے
پائے ارشدؔ محبتوں کے صلے
پیار کی دولتیں مبارک ہوں
عید کی راحتیں مبارک ہوں

نغمۂ عید

پیار میں نفرتوں کی بات نہ کر
نور میں ظلمتوں کی بات نہ کر
غم ہے اے دوست خوشی کی توہین
عید کے دن غموں کی بات نہ کر

دیکھ کانٹوں میں پھول مہکے ہیں
ڈالی ڈالی ، پرند چہکے ہیں
بھنورے گن گن کی دھن میں بہکے ہیں
تتلیوں کے بدن بھی لہکے ہیں
سکھ کی رت میں دکھوں کی بات نہ کر
عید کے دن غموں کی بات نہ کر

رات گذرے گی صبح آئے گی
روشنی ظلمتوں پہ چھائے گی
بیقراری سکون پائے گی
الجھن ، الجھن ، سلجھ ہی جائے گی
مسکرا ، الجھنوں کی بات نہ کر
عید کے دن غموں کی بات نہ کر

دل میں ارشدؔ ہیں دھڑکنیں جاری
سانس ہر سانس ہے بڑی پیاری
محنتوں ، کاوشوں سے رکھ یاری
کر لے آئندہ کل کی تیاری
آج بیتے دنوں کی بات نہ کر
عید کے دن غموں کی بات نہ کر

نظروں سے دل میں اترے
کیا دلدار، جمالِ عید
پتھر دل بھی موم ہوئے
زندہ باد، کمالِ عید

احترامِ عید

آج سب سے دعا سلام کرو
دلبری سے دلوں کو رام کرو
مسکراتے ہوئے کلام کرو
انسیت کے چلن کو عام کرو
عید کا دل سے احترام کرو

رنج و غم ، زخم ، درد کا درماں
چین، راحت، قرار کا ساماں
دل کی راہوں میں بچھاؤ کلیاں
مثلِ گلزار سجاؤ گلیاں
مل کے خوشیوں کا اہتمام
عید کا دل سے احترام کرو

عید اکرام ہے عبادت کا
عید آرام ہے مشقت کا
عید پیغام ہے مسرت کا
عید انعام ہے محبت کا
ہر خوشی غمزدوں کے نام کرو
عید کا دل سے احترام کرو

زندگی دلنشین چاہت ہے
پھول کی طرح خوبصورت ہے
حسن، پاکیزگی، نفاست ہے
اس میں ارشد بڑی لطافت ہے
صبح رنگیں ، حسین شام کرو
عید کا دل سے احترام کرو

عید آئی ہے

(بم دھماکوں کے تناظر میں)

آنسوؤں میں خوشی سمائی ہے
وحشتوں میں بھی خوش نمائی ہے
خارزاروں میں پھول لائی ہے
عید آئی ہے عید آئی ہے

درد ہے راحتوں کے پردوں میں
گرد ہے دلنشین جلوؤں میں
سرد آہوں کا رنگ شعلوں میں
چوٹ ہر چوٹ مسکرائی ہے
عید آئی ہے عید آئی ہے

یوں دھماکوں کا لاوا پھوٹ گیا
دلہنوں کا سہاگ لوٹ گیا
رشتے ناطوں کا ساتھ چھوٹ گیا
ڈوب کر خون میں نہائی ہے
عید آئی ہے عید آئی ہے

باوفائی پہ یوں ہوئی ہے جفا
بے گناہی پہ رو پڑی ہے سزا
زندگانی پہ چھا گئی ہے قضا
پھر بھی رسمِ خوشی نبھائی ہے
عید آئی ہے عید آئی ہے

مترنم صدا ، فضا کی بھی
متکلم ہوئی ، خموشی بھی
متبسم ہوئی اداسی بھی
واہ کیا خوب دلکشائی ہے
عید آئی ہے عید آئی ہے

اس سے بہتر کوئی مثال نہیں
اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں
اس سے دلبر کوئی جمال نہیں
آنسوؤں کی ہنسی اڑائی ہے
عید آئی ہے عید آئی ہے

مدتوں بعد آیا ایسا دن
محفلوں میں طرب، طرب کے بن
دھڑکنوں میں ہیں سسکیاں لیکن
لب پہ ارشدؔ غزل سرائی ہے
عید آئی ہے عید آئی ہے

خوشنما عید ہے

غم کی تردید ہے
فرح کی دید ہے
خوشنما عید ہے
جگنوؤں کو جگا
آنسوؤں کو ہنسا
مسکرا مسکرا
جھلکی امید ہے
خوشنما عید ہے
غم خوشی کی خبر
غم کا نا ، لے اثر
غم کا غم ، چارہ گر
دل کی تجدید ہے
خوشنما عید ہے

شادمانی ہے دل
گل فشانی ہے دل
ترجمانی ہے دل
دل کی تمہید ہے
خوشنما عید ہے
آج روتے نہیں
ضبط کھوتے نہیں
جاگ ، سوتے نہیں
جامِ جمشید ہے
خوشنما عید ہے

عید کی رونقیں

دل نشیں چاہتیں • دلکشا راحتیں
دل رُبا نسبتیں • عید کی رونقیں

رنگ بکھرے ہوئے • روپ سلجھے ہوئے
کچھ ہیں بہکے ہوئے • کچھ ہیں سنبھلے ہوئے
دوریاں ، قربتیں
عید کی رونقیں

ہوش مدہوش ہے • جوش خاموش ہے
لطف خوش پوش ہے • حسن مئے نوش ہے
ہر نفس ، آہٹیں
عید کی رونقیں

ضو فشاں ہر نظر • شادماں ہر خبر
کیا اِدھر کیا اُدھر • لطف، دیکھو جدھر
خوشنما رغبتیں
عید کی رونقیں

حسن مسرور ہے • عشق مخمور ہے
نور ہی نور ہے • ہر نظر طور ہے
مٹ گئیں وحشتیں
عید کی رونقیں

سب سے ملتے ہیں سب • سب سے کھلتے ہیں سب
چاک، سلتے ہیں سب • سب سے ملتے ہیں سب
اُنس کی برکتیں
عید کی رونقیں

سرگمی ، نغمگی • سانس بھی صندلی
روشنی ، مخملی • تازگی ریشمی
سرمئی ساعتیں
عید کی رونقیں

رخ ، شگوفے لگے • سپنے ، سچے لگے
خار، گل سے لگے • اشک ہنسنے لگے
رونما ، راحتیں
عید کی رونقیں

درد ، راحت بنا • رنج ، فرحت بنا
بیر چاہت بنا • غیر ، نسبت بنا
بدلی ہیں رنگتیں
عید کی رونقیں

سج گئیں بستیاں • بڑھ گئیں ہستیاں
مچ گئیں مستیاں • مٹ گئیں پستیاں
بن گئیں رفعتیں
عید کی رونقیں

سر ہوا غم کا خم • ہر ستم ہے کرم
یہ خوشی کیا ہے کم • ارشد ہارا ہے غم
پیار کی نصرتیں
عید کی رونقیں

آجا ساجن، آئی عید

کلیوں سی شرمائی عید
پھولوں سی مسکائی عید
بھنوروں سی لہرائی عید
آجا ساجن ، آئی عید
ہنستے گل ، کھلتی کلیاں
مہکے پھولوں کی لڑیاں
میلے، محفل ، رنگ رلیاں
کیا کیا تحفے لائی عید
آجا ساجن ، آئی عید
دل میں دنیا گھومے ہے
دل نظروں کو چومے ہے
منظر منظر جھومے ہے
مستانی پروائی عید
آجا ساجن ، آئی عید

کوئل کی کوکو لہکے
گلشن کیا صحرا چہکے
سُدھ بُدھ کھوئے من بہکے
گدراتی ، امرائی عید
آجا ساجن ، آئی عید
خوش ذوقی ماشا اللہ
خوش رنگی ماشا اللہ
خوش پوشی ماشا اللہ
تابندہ رعنائی عید
آجا ساجن ، آئی عید
اندھیارے مہتاب ہوئے
کانٹے بھی شاداب ہوئے
روشن سارے خواب ہوئے
غم ہر غم پرچھائی عید
آجا ساجن ، آئی عید
جیون اُجول کر لیں گے
جیون میں رنگ بھر لیں گے
جیون کے دکھ ہر لیں گے
ارشدؔ جیون دائی عید
آجا ساجن ، آئی عید

گلزار محبت کا

عید ، انکار عداوت کا
عید ، اقرار شرافت کا
عید ، اظہار صداقت کا
عید ، دیدار نفاست کا
عید ، گلزار محبت کا

تجلی صبح و شام پہ ہے
فدا آغاز ، انجام پہ ہے
نچھاور خاص و عام پہ ہے
ظہور اللہ کی رحمت کا
عید ، گلزار محبت کا

حبیبوں اور رقیبوں پر
امیرِ شہر غریبوں پر
فدا آلام نصیبوں پر
نظارا عام اعانت کا
عید ، گلزار محبت کا

فضا میں گونج اٹھی سرگم
معطر ، سانسوں کا عالم
بہاروں کا جیسے موسم
سماں فطرت کی لطافت کا
عید ، گلزار محبت کا

تبسم ریز ، آنسو آنسو
اندھیرے میں جیسے جگنو
لٹایا جاتا ہے ہر سو
خزانہ پیار کی دولت کا
عید گلزار محبت کا

دلوں سے دل یوں ملتے ہیں
کہ جیسے غنچے کھلتے ہیں
چاک زخموں کے سلتے ہیں
اے ارشدؔ مرہم چاہت کا
عید ، گلزار محبت کا

عیداور بے سروسامانی

ہر اک پل دہشت کا عالم
خوف سے آنکھیں ہیں پُرنم
کریں گے کس کس کا ماتم
ہمارے دل میں ہزاروں غم

عید اب کیسے منائیں ہم

غلامی جیسی آزادی
یہاں ، مجرم ہے فریادی
بسی ہے گھر گھر بربادی
آج بھی بدلا نہ موسم

عید اب کیسے منائیں ہم

انتساب

حاجی افتخار احمد حاجی عبدالرؤف (اسلام جمخانہ)

یشونت مہادو باگل (پولس نرکشک)

عزیز الرحمٰن (چھوٹے حاجی) ۶۲ ر نمبر

عبدالخالق عبدالرشید (دھرن گاؤں والے)

ماسٹر شمس الدین رفیع الدین

شیخ کلیم شیخ دلاور (کارپوریٹر)

ان تمام معززین کے انسانیت نواز کردار
اور عالمِ اخلاص کے نام

ارشدؔ مینا نگری

نوٹ: کتاب جس کی امانت ہے سمجھ کر پڑھیں خراب نہ کریں
MEHBOOB ALAM
" Library Incharge" & FOUNDER
M.D. URDU ACADEMY BPL

تڑپ کر روتا ہے احساس
خریدے کیسے نئے لباس
نہیں ہے کچھ بھی ہمارے پاس
خوشی بھی دینے آئی غم

عید اب کیسے منائیں ہم

ہوئے ہیں یار بھی انجانے
کوئی جانے نہ پہچانے
ماجرا کیا ہے خدا جانے
نہ کوئی ساتھی نہ ہمدم

عید اب کیسے منائیں ہم

ستمگر ، نکلا ہر ناظر
بڑی بے دردی ہے ظاہر
اے ارشد زخموں کی خاطر
نمک پایا ، چاہا مرہم

عید اب کیسے منائیں ہم

پھر آئی ہے عید

پھر رِستے زخموں کی یاد دلانے کو
پھر دل کا ہر سویا درد جگانے کو
پھر بیتابی ، بے چینی اکسانے کو
پھر آئی ہے عید مجھے تڑپانے کو

چڑھتی صبح کا ڈھلتی شام سے کیا رشتہ
کارِ خوشی کا غم کے نام سے کیا رشتہ
اک رندِ مفلس کا جام سے کیا رشتہ
کیا مطلب گلزار سے اک ویرانے کو
پھر آئی ہے عید مجھے تڑپانے کو

میں تو خوشیاں جان کے غم بھی سہتا ہوں
آنسوؤں کو پی کر بھی خوش رہتا ہوں
غم کی سنتا ہوں نہ غم کی کہتا ہوں
آئی خوشی غم کا احساس دلانے کو
پھر آئی ہے عید مجھے تڑپانے کو

ایسا لگتا عشرت کا ارمان ہے یہ
ایسا لگتا دولت کی پہچان ہے یہ
ایسا لگتا غربت سے انجان ہے یہ
یہ کیا جانے ارشد اک انجانے کو
پھر آئی ہے عید مجھے تڑپانے کو

جشن بھی ماتم بھی

رخِ تاباں بھی ، چشمِ پُرنم بھی؟
عید کیا جشن بھی ہے، ماتم بھی؟

دیکھ کے اپنے روتے بچوں کو
بے تحاشہ بلک اٹھی ممتا
ہو گیا فاقہ عید کے دن بھی
چشمِ دل سے چھلک پڑی ممتا
بھڑکا شعلہ بھی ، ٹپکی شبنم بھی
عید کیا جشن بھی ہے، ماتم بھی؟

ایک سادہ لباس کی خاطر
ڈھونڈتے ہیں غریب امیروں کو
بے قراری سے مل تو جاتا ہے
چین ، افلاس کے اسیروں کو
زخم بھی اس میں پایا مرہم بھی
عید کیا جشن بھی ہے، ماتم بھی؟

اہلِ دولت کرے ہیں رنگ رلیاں
جیتے جی جیسے مر گئے نادار
مسکراہٹ بھی رو پڑی ان کی
جانے کیا جرم کر گئے نادار
آبِ ہستی بھی موت کا سم بھی
عید کیا جشن بھی ہے، ماتم بھی؟

کر کے مجبور ، دلبری کرنا
یہ تنفر ہے یہ تو پیار نہیں
بے بسی بڑھ گئی غریبوں کی
کیا امیر اس کے ذمہ دار نہیں
یہ ستمگر بھی اور ہمدم بھی
عید کیا جشن بھی ہے، ماتم بھی؟

شادماں کوئی اشکبار کوئی
میرے مولا یہ امتیاز ہے کیا
دم بہ خود ہو کے رہ گئے ارشد
کچھ تو سمجھا کہ اس میں راز ہے کیا
خوش لباسی بھی غم کا عالم بھی
عید کیا جشن بھی ہے، ماتم بھی؟

عید کے لئے

اندھیارے یوں مٹائے گئے عید کے لئے
دل کے دیئے جلائے گئے عید کے لئے
راتوں کو بھی جگائے گئے عید کے لئے
کتنے الم اٹھائے گئے عید کے لئے

زخموں سے چور چور رہی جن زندگی
خوشیوں سے دور دور رہی جن کی زندگی
رنجور ہی رنجور رہی جن کی زندگی
ہنستے ہوئے وہ پائے گئے عید کے لئے
کتنے الم اٹھائے گئے عید کے لئے

پھولوں کی طرح کانٹوں پہ چلنا پڑا ہمیں
گر گر کے راستوں میں سنبھلنا پڑا ہمیں
برفیلی وادیوں میں بھی جلنا پڑا ہمیں
کانٹے گلے لگائے گئے عید کے لئے
کتنے الم اٹھائے گئے عید کے لئے

آنسو چھپا کے ہنسنے پہ مجبور ہوئے ہم
سہنا پڑا خوشی سے یہ کیسا عجیب غم
دنیا میں شادمانی کا رکھنا پڑا بھرم
زخموں پہ گل سجائے گئے عید کیلئے
کتنے الم اٹھائے گئے عید کے لئے

غم کے بغیر زیست میں ملتی نہیں، خوشی
ظلمت کے بعد ہوتی ہے ہستی میں روشنی
رنگت نکھر ہی جاتی ہے کانٹوں پہ پھول کی
چین اور سکوں لٹائے گئے عید کیلئے
کتنے الم اٹھائے گئے عید کے لئے

ارشدؔ رقیب جو رہا وہ بھی حبیب ہے
نظروں سے بھی جو دور تھا دل کے قریب ہے
رسموں کی پاسداری بھی کتنی عجیب ہے
دشمن بھی منہ لگائے گئے عید کیلئے
کتنے الم اٹھائے گئے عید کے لئے

کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

غم کی خوشیوں پہ کیا گھٹا چھائی
روح بھی دل کے ساتھ گھبرائی
آندھی، طوفان، زلزلے، سیلاب
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

کیسی بے دردی سے برسا پانی
شہر میں گاؤں میں پھیلا پانی
تھم کے سیلاب میں بدلا پانی
موت بن کر چلی ہے پروائی
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

یوں اٹھی ہیں سمندری لہریں
دیکھ کر خون رو پڑی آنکھیں
چل پڑی روح، رک گئیں سانسیں
موج ہر موج ایسی لہرائی
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

زندہ ملبے میں کھو گئے لاکھوں
موت کی نیند سو گئے لاکھوں
پل میں حیران ہو گئے لاکھوں
اک ذرا کیا زمین تھرائی
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

ہر طرف بھڑکے جنگ کے شعلے
خون میں تر بتر ہوئے رستے
روز لگتے ہیں ڈھیر لاشوں کے
دل لرز اٹھا آنکھ پتھرائی
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

شادمانی کو غم دیا ہم نے
جیتے جی زہر پی لیا ہم نے
سوچنا ہو گا کیا کیا ہم نے
جانے کس جرم کی سزا پائی
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

ہر سو ارشدؔ فساد برپا ہے
خون سستا ہے پانی مہنگا ہے
آدمی در بہ در بھٹکتا ہے
آسماں چھو رہی ہے مہنگائی
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی

غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

نامرادی بھی ہے امید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

یوں ہے رنگت گلوں کے چہروں پر
پھول مہکے ہیں جیسے کانٹوں پر
کیا عجب قدرتِ مجید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

زخمِ دل پر ہے خوشی کا مرہم
پڑ گئی جیسے آگ پر شبنم
درد ہلکا بھی ہے شدید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

اطمینانی بھی بیقرار ہوئی
مسکراہٹ بھی اشکبار ہوئی
زندگی ، زندہ بھی شہید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

ترتیب

عنوان	صفحہ نمبر
پیش گفتار	۷
تبصرے	
ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی	۹
عتیق احمد عتیق	۱۹
ابراھیم اشک	۲۰
ڈاکٹر نذیر فتح پوری	۲۱
ڈاکٹر فہیم احمد صدیقی	۲۲
اسحٰق خضر	۲۸
علیم طاہر	۲۹
اللہ ہو	۳۰
دیکھوں یا نہ میں تمہیں روبرو	۳۲
گیت	
عید کی جلوہ باریاں	۳۵
ہنستا گاتا ساون	۳۹
مرے محبوب ہے محبت عید	۴۰
عید کی کیا بات ہے	۴۱
عید کی جنت	۴۳
عید کی راحتیں مبارک ہوں	۴۵
نغمۂ عید	۴۷
احترامِ عید	۴۸
عید آئی ہے	۴۹
خوشنما عید ہے	۵۱
عید کی رونقیں	۵۲
آجا ساجن آئی عید	۵۴
گلزار محبت کا	۵۵
عید اور بے سروسامانی	۵۷
پھر آئی ہے عید	۵۹
جشن بھی ماتم بھی	۶۱
عید کے لئے	۶۳
کتنے غم ساتھ لے کے عید آئی	۶۵
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے	۶۷
لہولہان عید	۶۹
عید بھی دردِ دل چھپا نہ سکی	۷۱
عید بھی عید سی نہیں لگتی	۷۲
عید بھی اشکبار ہے دیکھو	۷۳
عید اور تنہائی	۷۴
نظمیں	
عید ہے انتہا محبت کی (مثلث)	۷۵
عید انسانیت کی نگہدار ہے (مثلث)	۷۶
عید مناؤ (مثلث)	۷۷
عید لہکتی پروائی (مسدس، ذو قافیہ)	۷۹
غزلیات	
رحمت افزا عید (سہ قافیہ)	۸۱
چاند کی روشن تھالی عید	۸۲
عید ہے آج	۸۳
مسکراتا عید ہے	۸۴
عید پر	۸۵
شرح نشاط	۸۶
شعارِ عید	۸۷
عجب ہے عید	۸۸
حبیب ہے عید	۸۹
عید اور آنسو	۹۰
رو رہی ہے عید	۹۱
ملال عید کا	۹۲
قطعات	۹۳
ثلاثیاں	۱۱۰
دوہے	۱۲۰
رباعیات	۱۲۷
سانیٹ	۱۲۸
پہیلیاں	۱۳۲
آئندہ پیش کش	۱۳۴

زندگی کا حساب کرنے کو
آرزوؤں میں رنگ بھرنے کو
وقت تھوڑا بھی ہے مزید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

اک سکوں اور اضطراب ہزار
دھڑکنیں ہو گئیں ہیں شعلہ بار
کرب کہنہ بھی ہے جدید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

آ کے دیتا ہے تسلی کوئی
چھین لیتا ہے تجلی کوئی
بے نوائی بھی ہے نوید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

بن گیا کوئی جبر کا سرور
کوئی ارشدؔ ہے صبر کا پیکر
شاہِ شہداء بھی ہیں یزید بھی ہے
غم بھی ہے اور آج عید بھی ہے

لہولہان عید

(مالیگاؤں بم دھماکوں کی پہلی عید کے تاثر میں)

آج دل کا عجیب عالم ہے
ہر نظر میں خوشی کا ماتم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

دیکھو ویران میرا گھر دیکھو
دیکھو دل میرا اور نظر دیکھو
دیکھو چہرے کے پھول پر دیکھو
آنسوؤں کی جھلتی شبنم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

دل کی وحشت بنا سویرا بھی
ظلم سہنا پڑا ہے ایسا بھی
منہ کو آنے لگا کلیجہ بھی
جذبۂ صبر اس قدر نم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

کیسے بے درد یہ یزید ہوئے
حد تو کیا حد سے بھی مزید ہوئے
بوڑھے، بچے، جواں شہید ہوئے
یہ ستم بھی کرم پہ کیا کم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

سسکیاں بھی ہیں گنگناہٹ بھی
پھیلی ظلمت بھی جگمگاہٹ بھی
اشک بھی رخ پہ مسکراہٹ بھی
کیا خوشی اور غم کا سنگم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

اب خوشی بھی خوشی نہیں لگتی
روشنی روشنی نہیں لگتی
تازگی ، تازگی نہیں لگتی
زندگی جیسے موت کا سم ہے
میرے گھر میں عید بھی غم ہے

گلستاں اپنا خارزار ہوا
سارے عالم پہ آشکار ہوا
پھول ہر پھول شعلہ بار ہوا
آگ اگلتا ہوا یہ موسم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

ذکر کہنہ ہے یہ جدید نہیں
اپنی خاطر کوئی نوید نہیں
اب کسی سے بھی کچھ امید نہیں
اب تو بس اپنا دم ہی ہمدم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

آ گیا ہوں عجیب مشکل میں
جیسے تنہا کھڑا ہوں محفل میں
حوصلے ٹوٹ سے گئے دل میں
ہوش بے ہوش ، دم بھی بے دم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

اب تو دل کی صدا ہی خیر کرے
اب تو اپنی دعا ہی خیر کرے
اب تو ارشد خدا ہی خیر کرے
خوف کا ہر نگاہ میں بم ہے
میرے گھر میں تو عید بھی غم ہے

عید بھی دردِ دل چھپا نہ سکی

(بم دھماکوں کے تناظر میں)

مسکراہٹ بھی مسکرا نہ سکی
جگمگاہٹ بھی جگمگا نہ سکی
ہنستے ہنستے چھلک پڑے آنسو
عید بھی دردِ دل چھپا نہ سکی

یہ معطر فضا ، یہ گل ، کلیاں
یہ حسیں منظروں کی رنگ رلیاں
یہ مچلتی ، سجی سجی گلیاں
خوشنمائی بھی دل لبھا نہ سکی
عید بھی دردِ دل چھپا نہ سکی

دردِ دہشت سے دل تڑپتا ہے
رُت میں ساون کی دل بھڑکتا ہے
ہو کے بیتاب دل دھڑکتا ہے
اضطرابی ، سکون پا نہ سکی
عید بھی دردِ دل چھپا نہ سکی

اب بھی ارشدؔ عجیب ہے عالم
اب بھی بدلا نہ شعلہ زن موسم
اب بھی گلشن میں پھوٹتے ہیں بم
آگ بھڑکی ہوئی بجھا نہ سکی
عید بھی دردِ دل چھپا نہ سکی

عید بھی عید سی نہیں لگتی

(بم دھماکوں کے تناظر میں)

دلبری ، دلبری نہیں لگتی
دلکشی ، دلکشی نہیں لگتی
اس قدر وقت نے ستم ڈھایا
عید بھی عید سی نہیں لگتی

بم دھماکوں کا خوف طاری ہے
سلسلہ دہشتوں کا جاری ہے
نہ کوئی حل نہ غمگساری ہے
جبر میں کچھ کمی نہیں لگتی
عید بھی عید سی نہیں لگتی

ڈھل گیا ہے شباب غزلوں کا
جل گیا ہے حجاب گیتوں کا
شل ہوا ہے خطاب نظموں کا
شاعری ، شاعری نہیں لگتی
عید بھی عید سی نہیں لگتی

مسکراہٹ بھی اشکبار ہوئی
شادمانی بھی دل فگار ہوئی
ارشد امید تار تار ہوئی
زندگی ، زندگی نہیں لگتی
عید بھی عید سی نہیں لگتی

عید بھی اشکبار ہے دیکھو

(بم دھماکوں کے تناظر میں)

کیا فسردہ بہار ہے دیکھو
ضبط بے اختیار ہے دیکھو
عید بھی اشکبار ہے دیکھو

کیا ستم ہے حبیب چہروں پر
گل بداماں ، خطیب چہروں پر
ہے اداسی عجیب ، چہروں پر
اضطرابی غبار ہے دیکھو
عید بھی اشکبار ہے دیکھو

بم دھماکوں سے ایسے دل ٹوٹے
جیسے پتھر سے آئینے پھوٹے
دامنِ صبر ہاتھ سے چھوٹے
متحد ، انتشار ہے دیکھو
عید بھی اشکبار ہے دیکھو

کوئی ملتا نہیں ہے مل کر بھی
کوئی کھلتا نہیں ہے کھل کر بھی
چاک دامن ہوئے ہیں سل کر بھی
چین بھی بیقرار ہے دیکھو
عید بھی اشکبار ہے دیکھو

اب کے ارشدؔ عجیب ہے موسم
شعلہ زاری میں پھول پر شبنم
زخم کا زخم ہی بنا مرہم
غم کا غم ، غمگسار ہے دیکھو
عید بھی اشکبار ہے دیکھو

عید اور تنہائی

پھول پہ جیسے برق لہرائے
شعلہ زن دھوپ، بن گئے سائے
یوں کسی کو نہ کوئی تڑپائے
عید آئی ہے تم نہیں آئے

پیار میں نے عبث کیا تم سے
پیار دے کر ستم لیا تم سے
مل رہی ہے سزا پیا تم سے
دل میرا مجھ سے آج شرمائے
عید آئی ہے تم نہیں آئے

میرا دلبر ، میرا ستمگر ہے
مجھ سے روٹھا میرا مقدر ہے
عید بھی مجھ کو غم کا منظر ہے
کیوں مسرت بھی دل پہ غم ڈھائے
عید آئی ہے تم نہیں آئے

دل تڑپتا ، نظر ترستی ہے
مجھ کو ویران لبستی لبستی ہے
موت کی طرح میری ہستی ہے
کاش ارشد کہ موت آ جائے
عید آئی ہے تم نہیں آئے

عید ہے انتہا محبت کی

عید ہے اشتہا لطافت کی عید ہے دلربا نفاست کی
عید ہے انتہا محبت کی
خُلقیت کا خیال رکھتی ہے انسیت کا کمال رکھتی ہے
دوریوں میں مثالِ قربت کی
عید ہے انتہا محبت کی
ہیرے موتی کا ڈھنگ شرمائے سونے چاندی کا رنگ شرمائے
حیثیت کیا ہے مال و دولت کی
عید ہے انتہا محبت کی
اس کے جلوے بہار پر غالب اس کے نغمے ستار پر غالب
اس میں ارشدؔ صفت ہے نصرت کی
عید ہے انتہا محبت کی

عید انسانیت کی نگہدار ہے

عید ، اخلاقیت کی طلبگار ہے
عید، دلداریت سے بھی سرشار ہے
عید ، انسانیت کی نگہدار ہے

لمحہ لمحہ نظاروں کا مظہر بنا
جلوہ جلوہ بہاروں کا پیکر بنا
رنگ اور روپ میں مثل گلزار ہے
عید ، انسانیت کی نگہدار ہے

جلوہ گر ہیں امیدوں کی رنگینیاں
یہ دلوں سے مٹاتی ہیں مایوسیاں
ظلمتوں میں اجالوں کا اظہار ہے
عید ، انسانیت کی نگہدار ہے

اس کے جیسی، کلی کوئی کھلتی نہیں
اس خوشی کی کہیں مثل ملتی نہیں
شادمانی کا ارشد یہ شہکار ہے
عید ، انسانیت کی نگہدار ہے

عید مناؤ

دودھ، کھجوریں، میوہ کھاؤ
خود بھی کھاؤ اور کھلاؤ
عید کا دن ہے عید مناؤ

عطر چھڑک کر اچھے اچھے
رنگ برنگے پہنو کپڑے
تیل لگا کر بال بناؤ
عید کا دن ہے عید مناؤ

سچے دل سے پڑھو دوگانہ
آج کسی کا دل نہ دکھانا
دشمن کو بھی گلے لگاؤ
عید کا دن ہے عید مناؤ

پیش گفتار

'زندگی' ایک ایسا وسیع و عریض اور گہرا موضوع ہے کہ اس کے اظہار میں قلم اور قلمکار دونوں قاصر و عاجز نظر آتے ہیں۔ جتنا سوچئے اس میں معنویت کے مختلف رنگ ابھرتے، نکھرتے اور بکھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس ایک موضوع میں لاتعداد موضوعات مضمر ہیں۔ ہر موضوع ایک بحرِ بیکراں سا لگتا ہے جسے عبور کرنا ناممکن محسوس ہوتا ہے لیکن خداداد ودیعت و اہلیت کی کرشمہ سازی بھی متحیر کر دیتی ہے کہ وہ مشاہدات، تجربات، محسوسات نمودار ہوتے ہیں کہ فہم و فراست ششدر رہ جاتی ہے۔ ایسے مضامین تخیلات و افکار ظہور پذیر ہوتے ہیں کہ قارئین کیا، خود اہل قلم بھی بے ساختہ داد دینے لگتے ہیں۔ اور علم و دانش کے دائروں کا محور مرکز سے انگنت دوری اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ جو حد نظر کیا حد شعور سے بھی پرے لگنے لگتا ہے۔

شعور جب قلم میں اتر کر قرطاس پر بکھرتا ہے تو حیرت انگیز جلوے نظروں کو خیرہ کر دیتے ہیں۔

یہ استعجاب، فطری حقائق کا آئینہ دار ہے۔

اللہ تعالیٰ جس سے جو کام لینا چاہتا ہے ویسی صلاحیت، مواقع اور ماحول بھی عطا کر دیتا ہے۔ اس کے درمیان کوئی دشواری کامیاب نہیں ہونے پاتی۔ وہ تو منشائے ربی کی تکمیل کا عمل ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ ایسے کام کا اعتراف خدا کی عطا کردہ بے مثل نوازشات و عنایات کا اعتراف ہے۔ اس کے برعکس انحراف، اللہ کی عطاؤں کے معترف نہ ہونے کے مترادف ہے۔ جن کے ذہنوں میں فطرت کا اعتراف ہوتا ہے وہ معترف ہو جاتے ہیں۔ اور جو فطری رعنائی سے نابلد ہوتے ہیں انہیں کچھ بھائی نہیں دیتا۔

بہرحال کوئی بھی فنکار کچھ نہیں کرتا بلکہ باری تعالیٰ کرواتا ہے۔ اس کے لئے یہ اعجاز ہی کافی ہے کہ اللہ نے اس سے کچھ کروالیا۔

ایک طویل عرصے سے میں موضوعات پر کام کرتا رہا۔ ''بولتے پتھر'' اور ''ماں'' ان دونوں

جگہ جگہ کیا بھیڑ لگی ہے
گلی گلی کیا دھوم مچی ہے
خوشی مناؤ ناچو گاؤ
عید کا دن ہے عید مناؤ

اماں، ابا، چاچا، چاچی
آج ہمیں سب دیں گے عیدی
عیدی لے کر مزے اڑاؤ
عید کا دن ہے عید مناؤ

میلے کی رنگ رلیاں دیکھو
سجی سجائی گلیاں دیکھو
دیکھ دیکھ کر جی بہلاؤ
عید کا دن ہے عید مناؤ

وہ جو غریبی کے مارے ہیں
عید کے دن بھی دکھیارے ہیں
ارشدؔ پہلے انہیں کھلاؤ
عید کا دن ہے عید مناؤ

عید لہکتی پروائی

عید قرینہ الفت کا عید نگینہ فرحت، کا
عید پسینہ محنت کا عید سفینہ راحت کا
سایہ سایہ بکھرا ہے
نقشہ نقشہ نکھرا ہے
جلوے، جلووں میں گم ہیں پردے، پردوں میں گم ہیں
رستے، رستوں میں گم ہیں سائے، سایوں میں گم ہیں
عید کی نکہت جاگ اٹھی
دید کی رغبت جاگ اٹھی

منظر خلد بداماں ہے　　گھر گھر راحت ساماں ہے
دل پر دل کا داماں ہے　　خوشتر ارماں ارماں ہے
عید لہکتی پروائی
عید مہکتی امرائی
دل نے دل کو سمجھایا　　دل نے دل کو بہلایا
دل نے دل کو اپنایا　　دل نے ہی دل کو پایا
عید لطافت، چاہت کی
عید نفاست، فرحت کی
الفت کا پیغام ارشدؔ　　راحت کا اکرام ارشدؔ
چاہت کا انجام ارشدؔ　　محنت کا انعام ارشدؔ
عید مسرت کی جنت
عید محبت کی عظمت

رحمت افزا عید

ندرت افزا، نکہت افزا، رغبت افزا عید
نسبت افزا، چاہت افزا، الفت افزا عید

پہلو پہلو ، روشن روشن ، جلوہ ہر جلوہ
راحت افزا، فرحت افزا، رحمت افزا عید

دلداری کا ، غمخواری کا ، روشن آئینہ
رفعت افزا، وسعت افزا، برکت افزا عید

رخشاں رخشاں، تاباں تاباں، چہرا ہر چہرا
نصرت افزا، حکمت افزا، ہمت افزا عید

منظر منظر، نکھرا نکھرا، گھر گھر کا نقشہ
رنگت افزا، عشرت افزا، شوکت افزا عید

نظر نظر پر، دل ہر دل پر، ہوتی ہے شیدا
حشمت افزا، ثروت افزا، عزت افزا عید

ارشدؔ ہر سو، بکھری خوشبو، جلوے تابندہ
خلعت افزا، حرکت افزا، خلوت افزا عید

چاند کی روشن تھالی عید

اُجلتا کی پیالی عید   چاند کی روشن تھالی عید
ایسی لگتی ہے جیسے   صبح و شام کی لالی عید
پت جھڑ میں بھی لائی ہے   ساون کی ہریالی عید
مہکے دل کے باغوں میں   لہکے ڈالی ڈالی عید
خاروں کو بھی گل بخشے   کتنی بھولی بھالی عید
فصلوں کی سرمستی میں   جھومے بالی بالی عید
اس میں کوئی میل نہیں   پاکیزہ ، خوشحالی عید
ہر دل کو دل دیتی ہے   کیسی ہے دل والی عید
رکھے دور نراشا کو   آشا کی رکھوالی عید
دل کے اجڑے گلشن میں   بن کے آئی مالی عید

کر لے ارشدؔ یوں تحریر
بن جائے متوالی عید

عید ہے آج

نفرت کو بھی پیار بنا لے عید ہے آج
دشمن کو بھی یار بنا لے عید ہے آج

دل میں اپنے دل رکھنے کا نام ہے عید
دل اپنا دلدار بنا لے عید ہے آج

ویرانوں میں کانٹے چننا کیا معنی
صحرا بھی گلزار بنا لے عید ہے آج

جینا ہے تو سرمستی میں جی ناداں
بے کیفی سرشار بنا لے عید ہے آج

موم سراسر بن جائے گا پتھر بھی
غم کو بھی غم خوار بنا لے عید ہے آج

بنتے بنتے بنتی ہے پہچان کوئی
شائستہ معیار بنا لے عید ہے آج

امیدوں کی کشتی جس سے پار لگے
مل کے وہ پتوار بنا لے عید ہے آج

لفظ لفظ سے جھلکے ارشد خوش رنگی
تابندہ اشعار بنا لے عید ہے آج

مسکرانا عید ہے

ظلمتوں میں جگمگانا عید ہے
رنج میں بھی مسکرانا عید ہے

اپنی ساری رنجشوں کو توڑ کر
ملنا اور ہنسنا ہنسانا عید ہے

جلوہ جلوہ عید کا یہ بول اٹھا
زندگانی کا فسانہ عید ہے

بے گماں ، زندہ دلی کا آئینہ
حوصلوں کو آزمانا عید ہے

حسن کی رعنائیاں ، رنگینیاں
عشق کا رنگیں زمانہ عید ہے

جلوے جلوؤں پر نچھاور ہو گئے
کس قدر موسم سہانا عید ہے

صرف ارشدؔ دوستی کو یاد رکھ
دشمنی کو بھول جانا عید ہے

عید پر

پھر نہ کرنا ، بہانا پیا عید پر
پھر ہنسے گا زمانہ پیا عید پر

کوئی تحفہ نہ لانا پیا عید پر
صرف ملنے کو آنا پیا عید پر

آنسوؤں کو ہنسانا پیا عید پر
مسکراہٹ لٹانا پیا عید پر

مل کے مٹ جائیں گی، ہجر کی ظلمتیں
دل کی شمع جلانا پیا عید پر

چاہتوں کی اداکاریاں ، بھول کر
دل کا غنچہ کھلانا پیا عید پر

یاد رکھ کر ، محبت کی توقیر کو
ہر گلہ بھول جانا پیا عید پر

ارشدؔ احساس کی نغمگی جاگ اٹھے
وہ غزل گنگنانا پیا عید پر

شرحِ نشاط

یوں مہکنے لگے سلسلے عید کے
پھول چہروں پہ جیسے کھلے عید کے

ہر طرف مسکرانے لگی زندگی
غم بھی پانے لگے ہیں صلے عید کے

بھولے بسرے سبھی یاد آنے لگے
کیسے دلکش ہوئے سلسلے عید کے

یار تو یار ، اغیار بھی مل گئے
بھول کر سارے شکوے گلے عید کے

زہر بھی آج تریاق سا بن گیا
خار بھی پھول بن کر ملے عید کے

بن گئی ہے بہر طور شرحِ نشاط
غم کی خاطر مگر لب سلے عید کے

جن کو ارشدؔ ملے غم خوشی کے عوض
ان لبوں پر ہیں شکوے گلے عید کے

شعارِ عید

خارزاروں میں لالہ زارِ عید   حوصلہ مند ہے شعارِ عید
مہکی مہکی فضا ہے عالم کی   دلکشا ، دلنشیں بہارِ عید
چاروں جانب عجیب رونق ہے   کیا خوشی ، غم بھی ہیں نثارِ عید
جو غموں کے غلام تھے ہر دم   وہ بھی ہیں آج تاجدارِ عید
غیر بھی کھل کے ملے اپنوں سے   فرحت انگیز انتظارِ عید
غم کا احساس راکھ کر ڈالا   رونما یوں ہوا شرارِ عید
دل سے دشمن بھی دوست بن جائے   ہے یہی تو میاں ، قرارِ عید
انبساط و نشاط ہے ہر سو   ٹوٹتا ہی نہیں حصارِ عید

مسکرانے لگے ہیں آنسو بھی
دل پہ ارشؔد ہے اختیارِ عید

شعری مجموعوں پر پانچ سال قبل کام ہو چکا ہے۔ ان کو ترتیب دینے میں مصروف تھا کہ ایک پرانی فائل 'عید' پر نظر پڑ گئی چنانچہ احباب نے کہا کہ عید کے موقعہ پر اسے پیش کرنا مناسب ہوگا۔ سو اس پر کام شروع کیا۔ ہر سال موقعۂ عید پر رسائل و اخبارات میں چند کلام دیتا رہا۔ فائل میں صرف چالیس صفحات کا مواد موجود تھا۔ مزید اضافہ کر کے ایک سو باون صفحات پر مشتمل یہ شعری مجموعہ نذر قارئین کر دیا۔

اس میں زیست کے ظاہری و باطنی رنگوں کو پرکاریٔ سادگی سے نکھارنے کی سعی کیا ہوں۔ شعر و سخن کی جاذبیت کو مزید افزوں کرنے کے لئے کئی اصناف سخن کا استعمال کیا ہوں۔ مثلاً گیت، نظم، غزل، رباعی، قطعات، ثلاثیات، دوہے، سانیٹ، پہلیاں کے کینوس میں منفرد و دلچسپ رنگ بھرتے ہوئے عید کی معنویت، افادیت، اظہاریت اور مقصدیت کو اجاگر کرنے کی ایک حقیر جد و جہد کی ہے، یہ بھی نظر میں رکھا کہ کوئی تشبیہ، تمثیل، استعارہ، مبالغہ، استعمال شدہ نہ ہو۔ ایک نئے رنگ کی جھلک شعور و فہم کو لطافتِ جدید سے محظوظ کرے۔ ندرت بیان کی تازہ لذتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے احساسات و مشاہدات کی ترجمانی، منفرد اسلوب سے قاری کی دلچسپی کو راغب کر کے پیغاماتِ عید، ہستی سے مربوط و منسلک کرنے کی کوشش کی ہے۔ حسنِ شاعری کو فوق تر بنانے کی سوچ رکھتے ہوئے کئی کلام ذو قافیہ اور سہ قافیہ میں کہنے کی جسارت بھی کی ہے۔ امید کیا یقین بھی ہے کہ اہل فن داد سے ہمکنار ہونے کی سعادت و مسرت سے نوازیں گے۔ خدا اسے قبول فرمائے اور خاطر خواہ میرے مقاصد کی افادیت سے عالم مستفیض ہو جائے۔ آمین

رب ذوالجلال کی شکر گذاری کے ساتھ ساتھ میں ان تمام مخلصین و مخیّران و مبصرین و ناقدین کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے مجھے بیش بہا تعاون و مشوروں سے نوازہ ہے۔

ارشد میناگری
۱۰ر ستمبر ۲۰۱۰ء
Mob. 9823145386

عجب عید ہے

رنج میں بھی خوشی کا سبب عید ہے
کیا عجب عید ہے، کیا عجب عید ہے

آنسوؤں کو بھی جو گدگدانے لگی
وہ طرب عید ہے، وہ طرب عید ہے

نوجواں کیا، مچلنے لگے پیر بھی
کیا غضب عید ہے، کیا غضب عید ہے

مستیٔ عشق میں جھوم اٹھا ہے سماں
حسنِ رب عید ہے، حسنِ رب عید ہے

دلکشی، دلبری، دل لگی، دلربا!
سب کا سب عید ہے، سب کا سب عید ہے

وہ جو بیتاب تھے مطمئن ہو گئے
کیا مطب عید ہے، کیا مطب عید ہے

دل تصدق ہوئے ارشدؔ اخلاص پر
کیا ادب عید ہے، کیا ادب عید ہے

حبیب ہے عید

کیا خوشی ، غم کو بھی حبیب ہے عید
راحت و درد کی نقیب ہے عید

راس آتی نہیں غریبوں کو
کیا امیروں کا ہی نصیب ہے عید

اشکباروں سے مل کے روتی ہے
کیسے کہدوں کہ خوش نصیب ہے عید

اس کے نزدیک بھی پھٹکتی نہیں
شاید افلاس کی رقیب ہے عید

چشم ، نم کرتا ہے دلِ مفلس !
جب بھی سنتا بہت قریب ہے عید

خار بھی پھول بن گئے ہر سو
مہر و اخلاص کی خطیب ہے عید

اشک بھی ہو گئے تبسم ریز
دیکھ ارشدؔ بڑی عجیب ہے عید

عید اور آنسو

عید کے دن یوں مری آنکھ سے آنسو نکلے
جیسے ظلمات میں اڑتے ہوئے جگنو نکلے

مسکرایا بھی تو آنسو نہ رکے آنکھوں میں
کیسے بے قابو مرے ہوش کے قابو نکلے

میں گلے ملتے ہوئے اس طرح ہنستا ہی رہا
جیسے اک مسلے ہوئے پھول سے خوشبو نکلے

مجھ سے ملنے کے لئے آئے ستمگر میرے
تولنے صبر مرا ، کتنے ترازو نکلے

درد کے صحرا سے پھر میں بھی نکل جاؤں گا
جذبۂ صدق ، میرے دل سے اگر تو نکلے

میں کہاں جا کے میرے زخم چھپاتا ارشدؔ
مرے زخموں کے نمک پاش تو ہر سو نکلے

رو رہی ہے عید

(بم دھماکوں کے تناظر میں)

غم سے بیتاب ہو رہی ہے عید   ہنستے ہنستے بھی رو رہی ہے عید
نم ہیں آنکھیں بجھا بجھا چہرا   ہو کے بیدار سو رہی ہے عید
یاد میں اپنے دل کے ٹکڑوں کی   مل کے غیروں سے رو رہی ہے عید
ہیں نظارے نظر نواز مگر   دل میں نشتر چبھو رہی ہے عید
ڈھل گئی شبنمی نظاروں میں   قوتِ ضبط کھو رہی ہے عید
کیسا پرلطف ہے کرم رب کا   غم میں خوشیاں سمو رہی ہے عید
ہو گئی ہے نظر نظر روشن   چہرا چہرا بھگو رہی ہے عید
مسکراتے ہوئے سمندر میں   کشتیٔ غم ڈبو رہی ہے عید
فرق ہر فرق اضطرابی ہے   گل میں کانٹے چبھو رہی ہے عید
رُت لہو کی ضرور بدلے گی   پھول، کانٹوں میں بو رہی ہے عید

ہے غنیمت کہ داغِ غم ارشدؔ
مسکراہٹ سے دھو رہی ہے عید

ملال عید کا

دل میں آیا ذرا کیا خیال عید کا — رخ پہ چھانے لگا ہے ملال عید کا
اشک بھی مسکرانے لگے ٹوٹ کر — جگمگانے لگا ہے کمال عید کا
کیسا مژدہ ہے یہ غمزدوں کیلئے — مثلِ تیغِ دوسر ہے ہلال عید کا
مانا دل میں ہے سیلابِ غم موجزن — ہاں مگر روبرو ہے سوال عید کا
آنسوؤں سے تبسم لپٹنے لگا — ہو رہا دیکھو غم سے وصال عید کا
ہو رہیں ہیں بغلگیر امیر و غریب — لمحہ لمحہ ہوا ہے حلال عید کا
زخم ، ہر زخم کی التجا ہے یہی — لمحہ ، ہر لمحہ بن جائے سال عید کا
کیا نظر سے نظر، دل سے دل مل گئے — کیسا دلکش ہے ہر سو جمال عید کا

وقت نے یوں تو ڈھائے ستم دم بہ دم
پھر بھی خوش رنگ ارشدؔ ہے حال عید کا

قطعات

❋

گلشن میں غنچوں سے کھلو
ٹہنی کے پتوں سے ہلو
ہاتھ سے دل بھی مل جائے
خوش ہو کر یوں عید ملو

❋

عید انعام ہے ریاضت کا
عید اک نام ہے نفاست کا
عید کی چاہتوں کو اپناؤ
عید پیغام ہے محبت کا

❋

عید میں غم کی بات نہیں
عید جیت ہے مات نہیں
ہندو نا مسلم ہے عید
عید کی کوئی ذات نہیں

❋

عید ہے عید، سوچتا کیا ہے؟
عید سے اور بھی اچھا کیا ہے؟
عید غم کو خوشی کا مژدہ ہے
عید کا غم سے واسطہ کیا ہے؟

قطعات

❋

فیضِ اخلاص و محبت کسے معلوم نہیں
فرق و تفریق تو انسان کا مقسوم نہیں
کاش سمجھا دیتے زمانے کو یہ اربابِ نظر
رنگ رلیاں ہی فقط عید کا مفہوم نہیں

❋

وقت کا ہے یہ تقاضہ کہ ہو سعیٔ پیہ
مان لے عید کے اعجاز کو سارا عال
ہاتھ سے ہاتھ ملا لینے سے کیا ہوتا ہ
بات تو جب ہیکہ دل، دل سے ملائیں باہ

❋

باہمی بغض و عداوت کو مٹانے کیلئے
دل میں اخلاص کے جذبات جگانے کیلئے
اس حقیقت سے کسی کو نہیں انکار ارشد
عید پیغامِ محبت ہے زمانے کیلئے

❋

رہنے پائے نہ کسی دل میں کبھی بغض وحسا
پار کر جائے اسی سعی میں عرفان کی ح
آدمی کیلئے لازم ہے کہ خوش خلق بھی ہ
صرف خوش پوش ہی ہونا نہیں کافی ارش

قطعات

❋

ہم نے پہلو در پہلو
چھولی شوکت کی حد بھی
ہم سب کا کردار بنے
کاش، عید کا مقصد بھی

❋

نظروں کے آئینے میں
دل کی دید مبارک ہو
بیگانے بھی اپنے ہیں
سب کو عید مبارک ہو

❋

دل لگی عید سی، دلبری عید سی
کاش بن جائے ہر زندگی عید سی
آدمی آدمیت کو برتے اگر
غم بھی دینے لگیں گے خوشی عید سی

❋

دکھی بیتا میں سکھ دایک
نرمل، شیتل رین ہے عید
عید کے جیسا جینا سیکھ
دل کا سکوں اور چین ہے عید

قطعات

دیکھ کر بھی نہ دیکھنا ہم کو
روبرو ہو کے دھیان مت دینا
عید ہے آج عید تو مل لو
پھر کبھی بے رخی برت لینا

عید تو نام ہے محبت کا
عید کی لاج تو رکھو یارو
اس قدر دوریوں سے کیا حاصل
عید ہے آج تو ملو یارو

عید ہر بات کو بولتی ہے مگر
عید کی بات میں بول ہوتے نہیں
عید کی بات کو دیکھ کر ہی سمجھ
عید میں بول کے رول ہوتے نہیں

دل کے صحرا کو گلشن بنانے کی خو
ریگزاروں کی یہ خشک ریتی نہیں
حاتموں کی طرح یہ تو بے لوث ہے
عید دیتی ہے سب کچھ بھی لیتی نہیں

قطعات

عید کی چاہتیں حبیب سی ہیں
عید کی قربتیں نصیب سی ہیں
روح اور دل کو مسخر کر دے
عید کی ندرتیں عجیب سی ہیں

عید مفلس کو تاج شاہی ہے
عید رب کی کرم نگاہی ہے
کوئی محروم نہیں ہے اس سے
عید ہر دل کی خیر خواہی ہے

عید کے لطف سا کمال نہیں
عید کے ظرف پہ سوال نہیں
اس میں مضمر ہے کائنات کا کیف
عید کے حسن کی مثال نہیں

عید سے سنگ بھی پگھل جائے
عید سے درد بھی نکل جائے
مسکراہٹ کی بات کیا ارشدؔ
عید سے اشک بھی مچل جائے